افرأيت من اتخذ الٰهه هوٰه

رسالہ

حقیقت مذہب نیچری وبیان حال نیچریان

مولفہ حضرۃ علامۂ عالم فیلسوف کامل مولانا سید جمال الدین

حسینی افغانی عمم فیضہ للاقاصی والادانی

فاضل ادیب شاعر لبیب مولوی محمد عبد الغفور متخلص بہ شہباز

عظیم آبادی سابق اڈیٹر اخبار دار السلطنۃ کلکتہ نے ترجمہ کیا

۱۸۸۳ء

حسب فرمائش جناب شیخ نور الدین جیوا خان تاجر کتب بمبئی

ریپن پریس کلکتہ میں محمد وزیر مالک مطبع کی اہتمام سے چھپا

طبع دوم ۵۰۰ جلد

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰهُ

رسالہ

حقیقت مذہب نیچری وبیان حال نیچریان

مولفہ حضرۃ علامہ عامل فیلسوف کامل مولانا سید جمال الدین

حسینی افغانی عم فیضہ الی القاصی والدانی

جس کو

فاضل ادیب شاعر لبیب مولوی سید محمد عبد الغفور متخلص شہباز

عظیم آبادی سابق اڈیٹر دار السلطنت کلکتہ نے ترجمہ کیا

سنہ ۱۸۸۳ ع

رپن پریس میں محمد نور مالک مطبع کی اہتمام سے چھپا

طبع دوم ۵۰۰ جلد

نقل نامۂ گرامی حضرت مولنا سیّد جمال الدین الحسینی الافغانی المصری عم فیضہ

جناب مولوی محمد عبد الغفور صاحب محرّر جریدۂ اخبارِ دار السلطنۃ

بملاحظۂ منفعۃ عموم و اطلاعِ کافۂ ہندیان بر شناعۃ و فسادِ طریقۂ نیچریان
خواہشمند آن بودم کہ رسالۂ حقیقۃ مذہبِ نیچری و بیانِ حالِ نیچریان بہ لسانِ
عذب البیانِ اردو ترجمہ شود۔ و چون آن جناب را متصف بہ فضل و کمال
دیدم و زعیمۂ شما را در تاییدِ دیانۃ اسلامیہ دانستم ازین جہۃ آنجناب را
اذن دادم کہ این را چنانچہ جودۃ ذہن و صفاءِ خاطر و فصاحۃ و قوۃِ بیانِ
شما اقتضا میکند بلغۃ اردو ترجمہ نمائید۔ و امیدوار آنم کہ در تسہیلِ عبارۃِ
آن غایۂ سعی خود را بکار برند تا آنکہ عامۂ خلق ازان فائدہ گیرند۔
لازلت مؤید الدین۔ والسلام۔ در بندرِ کلکتہ تحریر شد۔
غرۂ شعبان المعظم ۱۲۹۹ھ (امضا)

جمال الدین الحسینی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلدِّیْنُ اَسَاسُ الْعُمْرَانِ ۞ وَحَافِظُ نَوْعِ الْاِنْسَانِ ۞ مَنْ تَغَالیٰ فِیْهِ فَقَدْ اَفْرَطَ ۔ وَ
وَمَنْ تَهَاوَنَ فَرَّطَ ۞ وَلَوْلَا الدِّیْنُ مَا قَامَ لِلْاِنْسَانِ قَائِمٌ ۞ وَهُوَ لِلْمَدَنِیَّةِ خَیْرُ الدَّعَائِمِ
جب ہمنی دیکھا کہ ہندوستان مین نیچریون کا طغیان و رد ہریون کی سرکشی
مسلمانون مین روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور یہ آتش فسادون بہ دن ترقی
کرتی نظر آتی ہے تو ہمارا ارادہ ہوا کہ ان کے استیصال و تباہی اضمحلال و بربادی
کے لئے کوئی کام اپنے دست و قلم سے لیا چاہیے کیونکہ ظاہر ہے یہ نیچری سر تا سر و از
ہمہ تن مرتد ۔ بلکہ اس سے بھی کہین واہی اور بدتر ہین ۔ اگر کھلے خزانے دہری
ہوتی کچھ مضایقہ نہ تھا غضب تو یہ ہے کہ اس دہریّت اور اس ارتداد کے
ساتھ دعوی اسلام بھی رکھتے ۔ بھیس بدل کر لوگون کو دھوکا دیتے بلکہ اپنی
بے دینی اور تدہّر کے سبب نہلسٹون کی طرح گورنمنٹ کی طرف سے بھی اپنے
اور خلائق کے دلون مین عداوۃ کے تخم بغاوۃ کے بیج بوتے جاتے ہین جسکی
وجہ پر ظاہر ہے ۔ کیونکہ انسانکو اباحۃ و اشتراک کے مسئلے کی طرف دعوۃ فرماتے
اور کل اشیا کو مباح اور تمام چیزون کو مشترک بناتے ہین جسکے باطن مین
ایک فساد عظیم انتشار بزرگ درہمی زائد الوصف اور برہمی خارج عن الشرح
مستتر ہے ۔ ممکن نہین کہ لوگ اباحۃ و اشتراک کے مسئلے دل کھول کر برتین
اور پھر بھی صلح و امنیّۃ نام کو باقی رہ جای اوس صورت مین لوگون کے
حقوق سے مطلقاً چشم پوشی ہوگی ۔ ایک دوسرے سے باہم دست و گریبان ہونگے

اور بالآخر ایسی چھین جھپٹ مچے گی کہ لاکھون سپاہی کروڑون کانسٹبل سے بھی معاملہ روبراہ نہوگا پولیس لشکری دونون سرپیٹ کر بیٹھہ رہین گے حکام مالی عہدہ داران فوجی ملازمین عدالت سب کے سب منہہ دیکھتے کے دیکھتے رہ جائین گے اور کچھہ بن نہ آئے گا۔

انہین خیالات مین ہم غلطان و پیچان تھے کہ حسن اتفاق سے حضرت مولنا سید جمال الدین افغانی مصری عم فیضہ کا وہ رسالہ جس مین نیچریون کے احوال کا پوست کندہ بیان ہی ہمارے نظر سے گزرا۔ حق تو یہ ہے کہ اس رسالہ نے نیچری مذہب کی حقیقۃ کی قلعی کھولدی اور نیچریون کی ہفتاد پشت تک کی ہڈیان اکھیڑ کر رکھدی ہین۔ بتادیا کہ اس بیخ فساد نے دنیا مین کس وقت ظہور کیا اور دکھادیا کہ ان کے سایہ کی نحوست سے مدنیۃ اور حیات اجتماعیہ کو کیا کیا صدمے پہونچے۔ روشن کردیا ہے کہ ان کا آخرالامر کیا مآل اور کیا انجام ہوا۔ مولنای محتشم الیہ نے گویا علم و معلومات کا ایک ایسا نیا دروازہ کھولکر دکھادیا ہے جو اکثر کم اندیشون کی نگاہ کوتاہ سے پوشیدہ تھا پس ہمنے مناسب جانا کہ اس رسالے کو جو فارسی بامزہ اور اوسپر پھر عالمانہ فارسی ہونے کے سبب عموماً سمجھہ مین نہین آتا بہ نظر صلاح و فلاح مسلمین کے سلیس اردو مین تشریح و وضاحۃ کے ساتھہ ترجمہ کرین تا لوگ ان بیابانی غولون سے بچین۔

ان کے دھوکے اور فریب مین آکر دینی اور دنیوی خرابیون اور ہلاکتون مین مبتلی نہون۔ چنانچہ مولنای ممدوح سے اذن لے کر ہم نے بحمد اللہ ترجمے کو باسترع اوان تا بہ اتمام پونہچایا۔ خدا سے دعا ہی کہ ہمارے نیۃ کا ثمرہ اور اس ترجمے کا مقصود جلد حاصل ہو۔ اور مسلمین ان کی فریب دہی و ضلالۃ سے دوام سکے لیے نجات پائین۔

ارادہ تھا کہ مولٰنا ہی ممدوح کا مجمل احوال اور اُن کے ہندوستان تشریف لانے کی مفصل کیفیت قلم بند کیجیے مگر سر دست بخوف طوالت یہی مناسب معلوم ہوا کہ صرف اوسی ارٹکل پر اکتفا کی جائے جو صاحب النحلہ لندن نے آپ کی شان مین شائع کیا ہی۔ چنانچہ وہ ارٹکل بعینہٖ ترجمے سے بیشتر قبل اوس تقریظ کے جو صاحب فرہنگ اصفہان نے رسالہ (حقیقۃ مذہب نیچری وبیان حال نیچریان) انسبۃ تحریر فرمائی ہے بپاس بصیرت ناظرین کے درج صحیفہ کیا جاتا ہی۔

ناظرین باوقار سے امید ہی کہ اگر اس رسالہ مین کسی قسم کی غلطی ملاحظہ فرمائین تو معذور رکھین بمصداق الانسان مرکب من الخطاء والنسیان وباللہ ولی التوفیق

حررہ العبد المذنب محمد عبد الغفور غفرلہٗ۔

نقل ارٹکل از جریدۂ غرّاء النحلہ لندن مطبوعۂ التشرین الاول اکٹوبر ۱۸۷۹ء مطابق ۱۵ ا رشوال ۱۲۹۶ھ

الفیلسوف الفاضل جمال الدین الافغانی

نجت النحلۃ مرارًا فی وصف ہذا العلامۃ والشاع معارفہ وسداد آرائہ العلمیۃ والسیاسیۃ۔ وسُرّت غایۃ السرور بقیام رجل ہمام فی بلاد المشرق قد قرن العلم بالعمل وصرف عنان العنایۃ الی تحمیس ابناء العرب نہوض ہمتہم الخاملۃ الی السعی بقلب واحد فی صلاح حال الوطن وقمع الحکام المستبدین فی الرعیۃ استبداد الذئب بالغنم۔ وقد اطلعنا علی بعض خطبہ البدیعۃ التی خطب بہا فی محفل حافل بالدیار المصریۃ استنفر بہا ہمۃ النشوء الحاضر الی مکافحۃ الاخطار وافداء مصالح الوطن والابدان اذا نادت الحاجۃ الی ذلک والآن قرأنا بکمد لا یوصف فی الجرائد المصریۃ

ان الحکومۃ الخدیویہ قد خشیت عواقب نفوذ کلام ہذا الرجل الہمام وتشامت من خطبہ وبادرت الی نفیہ من دیار المصریۃ الی الدیار الحجازیۃ زعما منہا ان ہذا العالم العامل وبالٌ علی جہلہا۔

فقد طال ما حارب الجہل العلم وکافحہ شر کفاح واوقع فی اصحابہ النکال وقد تفاقم عدد شہداء العلم والحق تفاقما لا مزید علیہ وقد انضم الیوم فی ملک ہولاء الشہداء ومصافہم الفیلسوف البارع جمال الدین الافغانی وصار شکلہ مثل سقراط الحکیم الذی تجرع کاس الحمام من استبداد حکومۃ عصرہ جزاء عن تعلیم امتہ صراط الحق۔ ومثل استیدس البار الذی نفاہ زعماء قومہ من وطنہ جزاء عن سلوکہ مع امتہ سلوکا عادلا۔

ولکن اذا کانت الحکومۃ المصریۃ قد استثقلت العلم ورجالہ فی بلادہا استثقال معدۃ العلیل صحیح الطعام فلا لوم علیہا اذا قد افسد الجہل ذوقہا وصارت تجد الحلو مرّ کقول المتنبی۔

ومن یک ذا فم مرّ مریض ٭ یجد مرًّا بہ الماء الزلالا

وعسی المصیبۃ التی واہمت الحکومۃ المصریۃ بفقدان رجل عالم عامل مثل جمال الدین تکون اعظم فائدۃ للدیار الحجازیۃ لتقوم بہ کلمۃ العرب ویجمع شملہم تحت رایۃ الوحدۃ والعصبۃ العربیۃ وتقوی الشوکۃ الجنسیۃ والالفۃ الوطنیۃ ویتم قول المتنبی

بذا قضت الایام ما بین اہلہا ٭ مصائب قوم عند قوم فوائد

اما النحلۃ فتنہی ہذا البطل الہمام علی ما ہو متصف بہ من علو الہمۃ وعزۃ النفس وحب الوطن۔ وللہ درہ من شہید اشہد للعلم والحق والحریۃ وخیر عموم الامۃ وقال بلسان الحال۔

یہون علینا ان تصاب جسومنا ٭ وتسلم اعراض لنا وعقول

وقد اثنی مکاتب نشرۃ الشمس المقیم فی الدیار المصریۃ علی ہذا العالم النحریر ووصفہ بصفات الکمال ورجح العقل وسمو الادراک ولطف الجانب ممن شہدت لہ ادبا ورعا

بالفضل والحزم والعزم واصابة الرای ورجحان العقل الا بس ذا الکر علیه ذلک مستبد و مصر وغشاو بها ـ

اذا لم یر الخفاش للشمس وصلة　　　فلا نورها یخفی ولا الشمس تنقص

وکان حقیقا بخدیوی مصر الجدید وتوفیقها الوحید ان تتفق مع ہذا العالم الفاضل علی توفیق الدیار المصریة ونجاحها ویستعین بمشورات عالم محناک قد وعک الدہر وقرعه واستخلص بدته ـ ولاجرم لیس فی دائرة الخدیوی کلها رجل ارجح عقلاً واحقر حجة واوسع علما واسد رایا وافصح کلاما واشد قلبا من جمال الدین الافغانی الذی اعظم جنایته کان حب الوطن حتی قال ـ مصر للمصریین ولاسهم فیها للاد ویین وهو قول لم یجر اسے علی التفوه صاحب مصر بنفسه ـ

مدیر روزنامهٔ فرہنگ منطبعهٔ دار السلطنة اصفہان در نمرہ ۱۰ سال یکم مورخه ششم شہر رجب المرجب ۱۲۹۸ھ شرح ذیل را در تمجید مبارک مینویسد

سالہای گذشت که بدین آرزو بودم که در خصوص تعلیمات باطله و انتشار قوانین تمدن نما که بالمرہ منافی تمدن و تربیة و مزیل اخلاق حسنه است و در مضار اشاعة بعضی از شعب آن نادی که سبب بے نظمی تمام روی زمین شده و در فسادہای حاصله از اعطای حقوق مجعولهٔ ناشایسته بجماعهٔ افراد انسان رسالهٔ مخصوص مبسوط برشته تحریر آورم بملاحظه رعایة کلیه افراد اہل علم و بملاحظه این که این عنوان منافی خواہد شد رای عموم علما و حکمای این عصر را مگر معدودی از آنہا که به حلیهٔ دین و عزیمة عقل سلیم آراسته اند و به واسطهٔ گرفتاریہا بامور یتہا و اشغال دیگر بنوشتن این رسالهٔ مقدسه موفق نه شدم ـ

لیکن امروز ہزار گونه سجدات شکر می نمایم که در ایام حیات خود وجه حکیمی دانشمند

وسلیم الذوق اگاهی حاصل کردم که بدون کم وزیاد در اقصی بلاد هندوستان
تمام عقاید این خاکسار را بیان کرده به رشتهٔ تحریر در آورده است لهذا کمال مباهات همی نمایم
از وجود این دانشمند یگانه که چنین خدمتی بزرگ را در عالم تمدن و جمعیت انسانیه از قوه
به فعل آورده و مفاسد بیدینی را بروبیه و اصطلاحات همان طبیعیین و دهریین بیان نموده
لزوم بدین یکی از ادیان را در این عالم عنصری به بیانات واضحه و براهین طبیعیه و عقلیه
و وجدانیه مکشوف نموده و ارواح انبیا بخصوص سید المرسلین را از خود راضی و مسرور کرده
این خاکسار اگرچه از شرافت پیش قدمی در این مسئله محروم ماندم لیکن چون منظور
از ارتکاب این زحمتهای شاقه اصلاح حال کلیهٔ بنی نوع ما و بقای انتظام عالم
و خدمت تمدن است از دید قدرت هرکس ظاهر شود مایهٔ سرور و انبساط است
لهذا هیأت اجتماعیهٔ انسانیه و عالم تمدن را به وجود این حکیم دانشمند و وحید خردمند
تبریک و تهنیت میگویم و بر خود فرض می دارم که رسالهٔ او را که باید فی الحقیقه کتاب
مقدس شمرده در ذیل فرهنگ متدرجا بطبع رسانم تا عامهٔ مردم به خصوص
ایرانیان زودتر بعیوب روش اغلب اروپائیان ملتفت شده و از تقلیدات
بی شعورانهٔ خود که مخرب مملکت و ویران کنندهٔ وطن آنها و براندازندهٔ معاملات
و روابط معاشرت و غیره است اعراض جویند۔

مصنف این رساله فخر الحکماء المعاصرین فاضل یگانه و عالم فرزانه جمال الدین الحسینی
است که این رسالهٔ شریفه را در ماه محرم هذه السنه بطبع رسانیده با همین نیت
اخیراً از حیدرآباد دکن هندوستان برای این بی مقدار به ارمغان فرستاده است

آغاز ترجمه

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولٰئِكَ الَّذِينَ

هداهم الله واولئك هم اولوا الالباب

حقیقتِ مذہب نیچری و بیان حال نیچریان تالیف جمال الدین الحسینی سنہ ۱۲۹۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خط مولوی محمد واصل صاحب

مولانا جمال الدین حسینی۔ ان دنون سارے ہندوستان سے کیا ممالکِ مغربی و شمالی کیا اودھ کیا پنجاب کیا بنگالہ کیا سندہ اور کیا حیدرآباد دکن نیچر کی صدا کانون مین پہنچتی ہے اور ہر شہر و قصبہ مین چند شخص ملقب بہ نیچری پائے جاتے ہین۔ اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فرقہ ہمیشہ بڑہتا جاتا ہے خصوصاً مسلمانون مین۔ اس گروہ کے اکثر آدمیون سے پوچھا کہ نیچر کی کیا حقیقۃ ہے۔ یہ طریقہ کس وقت سے ظاہر ہوا۔ یہ نیچریون کی جماعۃ اس نئے مسلک مین مدنیّۃ کی اصلاح مین کوشش کرتی ہے یا اس کا کوئی اور مقصد ہے۔ یہ طریقہ منافی دین ہے یا کسی طرح کی مخالفۃ نہین رکھتا۔ مدنیّۃ اور ہیأۃِ اجتماعیہ مین اس طریقہ اور مطلق دین کے اثرون مین کون سی نسبۃ ہے اگر یہ گروہ قدیم ہے تو اب تک جہان مین کیون نہین پھیلا اور اگر نیا ہے تو اسکے وجود پر کون سا اثر مترتب ہوگا پر نیچریون مین سے کسی ایک نے بھی ان سوالون کا کافی و شافی جواب دیا اس لئے ملتمس ہون کہ آپ نیچر اور نیچریون کی حقیقۃ بندے کی خاطر تفصیل وار بیان فرمائین۔ (امضا) محمد واصل مدرس ریاضی مدرسۂ اعزہ حیدرآباد دکن۔ ۱۹ محرم سنہ ۱۲۹۸ھ۔

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی نبیہ بعدہ

ای دوست عزیز۔ نیچر عبارت ہی طبیعۃ سے۔ اور نیچری طریقہ وہی دہریۃ طریقہ ہے جو چوتھے اور تیسرے قرن مین مسیح کی پیدائش سے پہلے یونان مین

ظاہر ہوا تھا۔ اصلی مقصود اِس نیچری گروہ کا یہ ہی کہ دینون کو اُٹھا ڈالے اور بنیاد اباحت
واشتراک کی تمام لوگون مین قائم کیجئے۔ اس مقصد کے پورا کرنیکے لئے ان لوگون نے
بڑی بڑی رسالو تشین کین اور مختلف لباس مین اپنے کو ظاہر کیا۔ جس اُمّت مین
کہ یہ جماعت پیدا ہوئی۔ اوس کے اخلاق کو بگاڑ کر اوس کے زوال کا سبب ہوئی۔
اگر کوئی اس گروہ کے مبادی و مقاصد مین غور کرے اوس پر بخوبی ظاہر ہوگا کہ
مدنیت کے بگڑنے اور ہیأتِ اجتماعیہ کے تباہ ہونے کے سوی کوئی اور نتیجہ ان برائیون پر
مترتب نہین ہونے کا۔ کوئی شک نہین کہ مطلق دین ہیأتِ اجتماعیہ کے انتظام کا
سلسلہ ہی۔ دین کے بغیر مدنیت کی بنیاد ہرگز مضبوط واستوار نہ ہوگی۔ پر اس گروہ کی پہلی
تعلیم یہی ہی کہ دینون کو اُکھیڑ پھینکے اس طریقہ کے نہ پھیلنے کا سبب باوجودیکہ اسکو
ظاہر ہوے بہت دن ہوے یہ ہی کہ انتظامِ عالم انسانی نے کہ خدا کی حکمتِ بالغہ کا اثر ہی
نفوس بشریہ کو ہمیشہ اس امر پر قائم رکھا کہ اس طریقی کی زائل کرنے مین کوشش کی جائے
چنانچہ اسی وجہ سے کبھی اس کو ثبات و پایداری حاصل نہ ہوئی۔ جو کچھ کہ یہان تک
مذکور ہوا اس کی شرح و بیان کے لئے مین نے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔
انشاء اللہ آپ جیسے فضل والے دوستون کے خرد عزیزی کو پسند آئے گا۔ اور البتہ
ارباب عقول صافیہ اوس رسالے کو عبرت کی نظر سے دیکھین گے۔ وہ رسالہ یہ ہی۔

رسالہ۔

آغاز رسالہ

الدینُ قوامُ الامم وَبہ فلاحُہا وفیہ سعادتُہا وعلیہ مدارُہا۔ یعنی دین امتون کی قائم رہنے
کا سبب ہے اُسی سے اُن کی فلاح اوسی مین اُن کی نیک بختی اور اسی پر اون کا دار و مدار
اَلنیشریۃ جرثومۃ الفسادِ واَرومۃ الاَداد ومنہا خرابُ البلادِ وبہا ہلاکُ العبادِ
یعنی نیچری طریقہ فساد کی جڑ برائیون کی بنیاد ہی۔ اوسی سے شہرون کی ویرانی

اور اوسی سے بندگان خدا کی تباہی ہے

نیچر کا لفظ ہندوستان کے تمام حصون مین آج کل پھیلا ہوا ہے ہر مجمع ہر محفل مین
اس لفظ کا ذکر ہوتا ہے۔ کیا خاص کیا عام ہر کوئی اپنی عقل کے موافق اس کی ایک
ایک توجیہ اور جدا جدا تفسیر کرتا ہے لیکن اون مین سے اکثر اس کی حقیقۃ اصل وضع
سے غافل ہین۔ اس لئے مین نے اپنی نفس پر واجب جانا کہ اس کے حقیقی معنی اسکی
اصلی مراد بیان کردن۔ نیچریون کی حال کی ابتدا سے توضیح کردن جو جو ضرر اور فساد
کہ اس گروہ سے عالم مدنیۃ اور ہیأت اجتماعیہ کے حق مین واقع ہوے ہین اون کو
موافق تاریخ کے مفصلاً شرح وبسط سے لکھون اور عقلی دلیل سے دکھادون کہ
جس ملۃ مین یہ گروہ پایا جائیگا لامحالہ اوسکے زوال اور اوس کے اضمحلال کا باعث ہوگا
اس بارہ مین صحیح تواریخ سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ چوتھے او تیسرے قرن مین
مسیح کی پیدائش سے پہلے یونان کے حکما دو گروہ پر منقسم ہوے۔ ایک گروہ اسی
مذہب پر چلا کہ ان حسی موجودات اور ان مادی مکونات کی علاوہ ایسی موجودات
بھی ہین۔ جو مادہ اور مدت سے مجرد۔ اجسام کے لوازم و عوارض سے منزہ
اور جسمانی نقصون سے پاک ہون۔ اور اس تحول کا قائل ہوا کہ ان مادے اور
مجرد موجودات کا سلسلہ ایک ایسی مجرد موجود تک پوہنچتا ہے جو سارے جہتون سے
بسیط ہے۔ کسی وجہ سے اوس مین تالف و ترکب متصور نہین ہوتا۔ اوس کا وجود
اس کی عین ماہیۃ وحقیقۃ۔ اور اوس کی ماہیۃ وحقیقۃ اوس کا عین وجود ہے۔
وہی پہلی علۃ حقیقی باعث اصلی موجب اور جمیع موجودت کا کیا مادے کیا مجرد خالق ہے
یہ جماعۃ متالہین یعنی خدا پرستون کے نام سے مشہور ہوئی جیسے فیثاغورس
سقراط افلاطون ارسطو اور مثل ان کے۔

دوسرے گروہ نے اس پر اعتقاد کیا کہ (میٹر) یعنی مادے اور مادیات کی سوای

چونکہ پانچ حواسمین سے کسی ایک سے دریافت ہون دوسری کوئی چیز موجود نہین
یہ گروہ مادّیین کے نام سے نامزد ہوا۔ جب اس سے مادّون کی مختلف تاثیرون اور
آنکی قسم قسم کے خاصّون کی نسبت سوال کیا گیا اس جماعت کے پیشواؤن نے جواب
دیا کہ یہ ساری لازمی تاثیرین مادّون کی طبیعت سے پیدا ہوئی ہین۔ طبیعت کو فرانسیسی
زبان مین (ناتور) اور انگریزی مین (نیچر) کہتے ہین۔ اسی وجہ سے یہ جماعت
طبیعیّین کے ساتھ بھی مشہور ہوئی۔ طبیعی کو فرانسیسی زبان مین (ناتورلیسم
اور مادّی کو (ماتیرلیسم) کہتے ہین۔

پھر بعد اسکے اس گروہ یعنی مادّیین نے ستارون کی تکوّن اور نباتات و حیوانات
کی پیدائش کی کیفیت مین اختلاف کیا۔ بعض تو اس مذہب پر چلے کہ علوی و سفلی
ہیاتون کی پیدائش اور ان محکم و استوار موالید کا تکوّن بر حسب اتفاق۔
(بلا علّت) ہوا ہے اور گویا یہ لوگ اپنی عقل کی کمی سے ترجیح بلا مرجّح کے قائل
ہوے) اس لئے کہ ان صورتون کے حصول کو بلا علّت سمجھے۔ ابتداءً یہ قول
ذیمقراطیس سے ظاہر ہوا جس نے کہا کہ جمیع ارضیات و سماویات ایسے چھوٹے
چھوٹے کرخت اجزا سے مرکّب ہین جو بالطبع متحرک اور از روی اس ہیاۃ و شکل میں
جلوہ گر ہوی ہین۔ اور بعض اس کے قائل ہوے کہ سماویات اور کرۂ زمین
ازل سے اسی شکل پر ہین اور برابر اسی شکل پر رہین گے۔ انواع نباتات و
و حیوانات کے سلسلے کی کوئی ابتدا نہین۔ ہر بیج مین ایک چھپی ہوئی پودھے
پھر اون سب چھپی ہوئی پودھون مین چھپے چھپے بیج و ہلمّ جرًّا۔ اسی طرح
حیوانات کی ہر اصل (نطفے) مین کامل خلقہ کی حالت مین ایک چھپا ہوا حیوان
اور پھر اون چھپے ہوے حیوانون مین چھپی چھپی اصلین (نطفے) ہین و ہکذا
الی غیر النہایۃ۔

اوراس گروہ نے اپنی اس عقیدے او رمقولے مین اس بات کا خیال نہین کیا ۔کہ اس
قول او رعقیدے سے مقدار متناہی مین مقادیر غیر متناہیہ کا وجود لازم آتا ہے ۔
ایک جماعة نے یہ اعتقاد کیا کہ انواع نباتات وحیوانات کا سلسلہ بہی جیسے کہ
علوی او رسفلی نظام او رہیائتین قدیم ہین قدیم ہے لیکن نباتات وحیوانات کی
اصلین (تخم ونطفہ) ازلی نہین بلکہ اون کے افراد مین سے ہر فرد ان اصلون ۔
(تخمون اور نطفون) کے تکون کے لئے بمنزلہ قالب کی ہی جو اوس کے مشابہ
او رہمشکل ہون اوراس سے بے خبری رہی کہ بہتیرے حیوان ہین کہ ہین تو ناقص
الاعضا مگر اون سے حیوان کامل الخلقة پیدا ہوتا ہے ۔ اور ایک گروہ نے اپنی
گمان کو بطور اجمال بیان کرکے یون کہا کہ انواع نباتات وحیوانات بمرور زمان
وتوالی دہور ایک صورت سے دوسری صورت مین متبدل ہوکر اس موجودہ
صورة کو پونہچے ہین ۔ یہ گمان (ابیقور) سے ظاہر ہوا جو کہ (دیوجانس کلبی) کے
پیرون مین تہے اور جس نے کہا کہ انسان پہلے سور کی طرح بالون بہرا تہا ۔
اس اچہی شکل کو رفتہ رفتہ پونہچا ہے ۔لیکن کوئی دلیل اس پر قائم نہ کی کہ مرور
زمان کو کیون صورتون کے تبدل کی علة ہونا چاہئے ۔اس گروہ یعنی تجربیون
متاخرین نے جب دیکہا کہ علم جیالوجی یعنی طبقات الارض نے عدم تناہی سلسلہ
انواع کا قول باطل کردیا لہذا اوس قول سے باز رہا ۔ پہر بعد ازان اختلاف کیا
اولاً اصلون کی پیدائش مین انواع نباتات وحیوانات کے ۔ ایک گروہ نے یہ کہا
کہ انواع کی اصلین اس وقت پیدا ہوئین جب کہ کرۂ زمین کے التہاب وشعلہ فشانی
نے کمی کی طرف رخ کیا ۔اب کسی طرح کوئی اصل پیدا نہین ہوتی ۔ اور ایک جماعة تو
قائل ہوئی کہ اب بہی اصلون کی پیدائش ۔خصوصًا خط استوا مین حرارة کی شدة
کی وجہ سے ہوتی ہی ہے ۔یہ دونون گروہ ان اصلون کے اسباب زندگی کی بیان سے

عاجز رہی اب چاہئے وہ زندگی یہ حیات نباتیہ ہو خواہ یہ حیات حیوانیہ۔ خصوصاً اوس وقت مین جب کہ انہون نے دیکھا کہ حیات اُن اصلون کو عناصر مین فاعل اور اون کے باہم ملے رہنے کا موجب ہے۔ اور وہی اجزاء غیر حیہ (بے جان) کو غذا کرکے جاندار اور زندہ بنا دیتی ہے۔ اور جس وقت کہ اس حیاۃ مین کوئی نقصان ہوا اون عناصر کے تماسک (روک تھام) اور تجاذب (کشش) مین سستی اور بوداپن ہو جایا کرتا ہے۔

اور ایک گروہ کو ایسا خیال ہوا کہ یہ اصلین زمین کے ساتھ کرۂ افتاب سے جدا ہوتے وقت ہوگئی ہین۔

اور یہ بہت ہی عجیب ہی کیون کہ وہ قائل ہین زمین اوس وقت مین ایک آگ کا ٹکڑا تھی۔ پھر یہ کیونکر ہوا کہ وہ اصلین اوسمین جل کر خاک سیاہ اور اون کے اجزا ایک دوسرے سے جدا نہ ہو گئے۔

ثانیاً نیچریون یعنی مادیین کی اس جماعۃ متاخرین نے اون اصلون کے حالہ نقص سے کمال اور عالم ناتمامی سے اِن استوار اور محکم صورتون اور شکلون مین آنے کی نسبۃ اختلاف کیا۔

بعض تو اس مذہب پر چلے کہ ہر نوع کے لیئ مخصوص اصلین ہین۔ وہ اصلین ہین۔ وہ اصلین اپنی طبیعۃ کے مقتضی سے حرکۃ کرکے اور غذا کرنے سے اجزائے غیر حیہ کو اپنا جز بنا کی اپنی نوع کے لباس مین جلوہ گر ہوتی ہین۔ اور اس سے تغافل کیا کہ تحلیل کیمیاوی مین انسان بیل اور گدہے کے نطفون مین کوئی تفاوت ظاہر نہین ہوتا اور اون کے نطفون مین سے کسی ایک مین عناصر بسیط مین کمی بیشی نہین ہوتی پس اختصاص و امتیاز کہان سے آیا اور ایک صنف نے یہ قرار دیا کہ جمیع انواع خصوصاً حیوانات کی اصلین باہم برابر ہین۔ کوئی فرق اور تفاوت

نہین - اور انواع کو امتیاز جوہری حقیقی بھی نہین ہوتا - اسی واسطے یہ لوگ قائل ہوے کہ اصلین زمان و مکان کے مقتضی سے حاجتون اور ضرورتون کے موافق خارجی قسم کرنیوالون کے بموجب ایک نوع سے دوسرے نوع مین منتقل ور ایک صورت سے دوسری صورت مین متحول ہوتی رہتی ہین - اس گروہ کا سردار داروِن) ہی - اوس نے ایک تالیف کی ہی جس مین وہ بیان کرتا ہی کہ انسان کی اصل بندر تھی - رفتہ رفتہ پی بہ پی آنیوالے قرنون مین خارجی علتون کے سبب ہیولی صورت سے تبدیل و تغیر پاکر (اُرنگ اُوتان) کے برزخ مین پونہچا - پھر اوس صورت سے منتقل ہوکر پہلے انسانی درجے مین قدم رکھا جو (یام یام اور کل زنگیون کی جنس ہی - بعد اس کے بعض افراد انسان نے عروج کرکے زنگیونکی افق سے کچھہ بلند افق پر مقام کیا اور وہ توقات سے انسان کا افق ہی - اس شخص کے زعم کے موافق ممکن ہی کہ قرنون کے گزرنے اور زمانے کی گردش سے بتدریج مچھر ہاتھی اور ہاتھی مچھر ہو جائین - اور اگر اوس سے پوچھا جائے کہ انواع اشجار و نباتات جو ہندوستان کے جنگلون اور جھاڑیون مین قدیم الایام سے ہین اور جو زمین کے ایک ہی قطعے مین پاے درگل رہتی اور ایک ہی آب و ہوا مین پرورش پاتے ہین پھر کس وجہ سے وہ سب کے سب ساخت درازی پتیون پھول پھل مزے اور عمر مین ایک دوسرے سے مختلف ہوا کرتے ہین - اور کن خارجی علتون نے باوجود آب ہوا کے ایک ہونے کے اون مین تاثیر کی ہے البتہ عجز کے بغیر کوئی اور بات ظاہر نہین کرنے کا - اور اگر اوس سے کہا جائے کہ یوال جھیل اور کاسپین سمندر کی مچھلیون کی شکلین اور ہیاتین باوجودیکہ کل مشرب مین شترک ہونے اور ایک ہی میدان مین مسابقہ (گھڑدوڑ) کرنیکے کیون مختلف ہین تو بغلین جھانکنے کی سوا اور کیا جواب دے گا -

اور اسیطرح اگر اوس سے اون مختلف الصور والقوام حیوانون کی نسبۃ سوال ہو جو ایک منطقے مین رہتے ہون اور جن کی زندگی اور منطقون مین دشوار ہو۔
یا اون تبائن الخلقۃ والترکیب حشرات کی بابت پوچھا جائے جو مسافات بعیدہ کے قطع کرنے کی قدرت نہین رکھتے تو سکوت کے سوا کیا علۃ بیان کریگا۔
بلکہ اگر اوس سے کہا جائے کہ اون ناقص الخلقۃ اور بلشعور اصلون کو ان مضبوط واستوار اعضاء جوارح ظاہریۃ و باطنیۃ کے حاصل کرنے کی راہ کس نے دکھائی کہ جن کی مضبوطی اور استواری کا بھید پانیسے حکما عاجز اور جنکے منافع اور فوائد کے شمار سے فزیالوجی والے قاصر رہے۔ اور اندھے احتیاج نابینا صاحبۃ مندی کیون ایسے مرشد کامل دراصلون کے ان صوری و معنوی کمالات کی طرف ایسی راہ بردانا ہوئی۔ اب تک حیرت کے دریائے سرنہ اوبھار یگا۔ اس بیچارے کو فقط اس دہوری مشابہتہ اور ہمہ کلی خرافات کے ـــ مین ڈالا ہے جو انسان اور بندر کے درمیان ہے اور اپنے دل کی تسکین کے لئے اس شخص نے چند واہیات باتون سے دلیل پکڑی ہے ایک یہ کہ جو گھوڑے عرب مین پیدا ہوتے ہین اون سے سبیریا اور بلاد روس کے گھوڑون کے بال زیادہ ہوتے ہین۔ اس کا سبب حاجۃ اور عدم حاجۃ کو قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس کی علۃ بعینہ وہی علۃ ہے جو ایک ہی سرزمین مین مختلف سالون مین نباتات کی کثرت و قلۃ کے لئے ہوا کھاتی ہے موافق بارش اور پانی کی زیادتی و کمی کے اور وہی علۃ جو گرم شہرون کے باشندون کے مٹاپے اور فربہی کے لئے ہی بہ سبب تحلیل کی زیادتی و کمی کے۔ دوسرے یہ کہ وہ روایتہ کرتا ہے کہ ایک جماعۃ اپنے کتون کی دُمین کاٹ ڈالا کرتی۔ جب اوس جماعۃ نے کئی قرن اسی فعل پر ہمیشگی کی تو اون کتون سے بے دم کے بچے پیدا ہونے لگے۔ گویا اوس کا قول یہ ہے کہ جب دُم کی حاجت نہ رہی

اُس کے دینے سے طبیعۃ نے بھی انکار کیا۔ پر یہ بے چارہ اس خبر کے سننے کیطرف
سے بہرہ ہے کہ عرب اور عبری خدا جانے کتنے ہزار برس ہوئے کہ جب سے برابر ختنہ
کراتے آتے ہین لیکن باوجود اس کے انمین سے ایک بھی آج تک مختون پیدا نہین ہوا
اور بعضے ان مادیین یعنی نیچریون کے متاخرین سے جب اپنے اسلاف کے اقوال
کی برائیون پر مطلع ہوئے اونکی راویون سے اعراض کرکے ایک نئی طرز اختیار کی
اور قائل ہوئے کہ ممکن نہین بے شعور مادہ اِن پایدار نظامون اور ان استوار
ہیئاتون اچھی شکلون اور خوبصورۃ اور عجیب صورتون کی علۃ اور موجب ہو
اسی وجہ سے اس پر چلے کہ ان علوی سفلی انتظامون کا سبب اور ان ساری
صورتونکا مقتضی تین چیزین ہین میٹر فورس انٹلجنس یعنی مادہ قوۃ ادراک
اور ایسا گمان کیا کہ مادے نے اس قوۃ کے سبب جو اوسمین رہتی ہے اور
اپنے شعور اور ادراک کی مدد سے اپنے کو ان محکم شکلون اور ہیئاتون مین
جلوہ دیا اور دیتا ہی اور جب کہ جاندار جسمون کی صورتون کے پیراے مین
رہا ہے وہ جسم جاندار بناتی ہون یا حیوانی) نمودار ہوتا ہے نوع اور شخص کے
حفظ کے لیئے آلات وجوارح کی مراعاۃ اور زمان مکان اور فصل کا لحاظ کرتا ہے
اور چونکہ مثل مشہور ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد اسلیئے یہ فرقہ اس بات کو
بھول گیا کہ خود اسی جماعۃ اور سارے متاخرین مادیین کا یہ اعتقاد کہ یہ اجسام
ذیمقراطیسی اجزا سے مرکب ہین اس اصل کو جسے ہزار جد وجہد سے حاصل
اور جسپے اپنے دل کو راضی کیا تھا مختل اور مفسود کیئے دیتا ہے۔ کیونکہ ہر ذیمقراطیسی
جزء کو اسوقت مین ایک خاص قوۃ اور ایک خاص شعور ہے اسلیے کہ ممکن نہین کہ عرض واحد
بوحدۃ شخصیہ دو محل پر قائم ہو سکے اور جب ایسا ہوا تو ہین آپ ان سے سوال کرتا اور
کہتا ہون کہ منفصل اور منتشر اجزا کہان سے ایک دوسرے کے مقصد سے آگاہ ہوکے اور کیسے آلے سی

اونہون نے اپنے مطالب سمجھا لیے۔ اور کون سی مجلس پارلیمنٹ اور محفل سنٹ مین ان اچھے اور عجیب تکونات کی تشکیل کے واسطے مشورہ کر لیا۔
اور کیون کر ان بکھرے ہوے اجزا نے جان لیا کہ اگر کسی گنجشک کے بیضے مین ہون تو چاہیے کہ وہان دانہ چگنے والے چڑیان کی شکل بن جائین اور نول اور بوٹے کی اس طور پہ تشکیل کرین کہ چڑیا کی زندگی کے لائق ہو۔ اور اگر کسی شاہین یا عقاب کے بیضے مین ہون تو چاہیے نول اور پنجہ اوس کا ایسا بنائین کہ شکار کرنے کے کام آئین۔ کہان سے قبل وقوع کے جان لیا کہ یہ پرندہ گوشت خوار ہوگا۔ اور جس وقت کسی کتیا کی مشیمے مین کتیا کی شکل صورت قبول کی اوسوقت کس طرح سے پیش از حصول سمجھ لیا کہ یہ کتیا بعد مین حاملہ ہوگی۔ اس کے ایک ہی جھول مین متعدد بچے ہون گے پس اسکے لیے متعدد پستانین بنانی چاہیین۔ اور ان بکھرے ہوے اجزا نے کیون کر سمجھ لیا کہ حیوانات اپنی زیست مین دل پھیپڑے کلیجے بھیجے مخ اور سارے اعضا وجوارح کیطرف محتاج ہین۔
البتہ یہ گروہ ان سوالون کے سننے کے بعد دریاے حیرت مین غوطہ کھا کر کچھ جواب نہین دے سکے گا مگر یہ عقل کی آنکھین اندھی کر کے یون گویا ہوگا ان ذیمقراطیسی اجزا مین سے ہر ایک جزو سب کائنات کو جانتا اور تمام اجزا سے جو عالم وجود مین ہین اب چاہے عالم علوی مین ہون خواہ عالم سفلی مین واقف وآگاہ ہے اور اسی وجہ سے ہی کہ اون مین سے ہر ایک نے اپنی حرکتون کو اور اجزا کی حرکتون کے موافق کر لیا تا کوئی بات خلاف انتظام نہ ہو۔ اور اسی سبب سے عالم ایک نظام اور ایک دتیرے پر قائم ودائم ہے
پس اسوقت مین کہون گا کہ اولاً اس قول سے لازم آتا ہی کہ اس بعد صغیر

ہین جزء ذیمقراطیسی کہ کہ میکرا سکوپ (ذرہ بین) سے بھی نظر نہین آتا نامتنا
ہی ہون گے - کیون کہ ہر علمی صورت جو کسی مادے مین مرتسم ہوگی وہ لامحالہ
اوس کے بعد کے ایک جزء کو گھیرے گی - اور اوس جزء کی علمی صورتین اس نا سد
اعی کی بنا پر نامتناہی ہین - پس چاہیے کہ اوس متناہی جزء مین نامتناہی ابعاد
قائم ہون - اور یہ از روی بداہت عقل کے باطل ہے -
ثانیاً جب ذیمقراطیسی اجزا ایسے سمجھ بوجھ والے ہین تو پھر اپنے مکوّنات کو
جو عبارۃ ہے اون کے ہی نفس سے کمال کو کیون نہین پونہچاتے -
اور اپنے آپ مین درد دُکھ الم پھر کیون پیدا کرتے ہین اور کیا سبب ہے
کہ انسان اور سارے حیوانات کا ادراک جو کہ اس قول کے مطابق عین انہین
اجزا کا ادراک ہی اپنی کنہ حال تک پونہچنے سے عاجز اور اپنے حیات کی بچانے
مین قاصر ہے اور عجیب تر یہ ہے کہ متاخرین مادّیین سارے خرافات کے
ساتھ بھی بعض امر مین حیران رہ کر قادر نہ ہوے کہ اپنی کسی مبادی و اصول
فاسدہ سے طبیعتہ ہو خواہ شعور منطبق کرین - کیون کہ انہون نے دیکھا کہ بعض
مختلف الخواص موجودات کو جب تحلیل کرتے ہین اصلی عناصر اُن کے
ایک ہی ہوتے ہین - لہذا ان ساری زٹلیات کے بعد رجماً بالغیب اس
امر کے قائل ہوئے کہ ذیمقراطیسی اجزا کی مختلف شکلین ہین - اور ان مختلف
شکل کے اجزا بموافق اختلاف اوضاع باہمی اون کے متبائن آثار مترتب
ہوتے ہین -
بالجملہ یہ دس مذہب اوس گروہ کے ہین جو خدائی سے انکار کرتا ہے اور صانع
کے وجود کا قائل نہین - اور یہ گروہ اپنے اور خدا پرستون دونون کے
عرف مین مادّیین طبیعیین اور دہریین کے نام سے نامزد ہوا -

ہم بعد میں ایک رسالہ ان کے مذہب کی تفصیل مین لکھینگے اور اُس گروہ کے اصول کے
بگاڑ کو عقلی دلیلون سے ظاہر و آشکارا کرینگے - ایسا گمان نہ ہو کہ اُس وقت ہندوستان
کے اِن پیاچودن یعنی فلبوسون (پہلوان نبیون) پر اعتراض کرنا ہمارا مقصود ہوگا
ہرگز نہین - کیون کہ انہین علم اور عقل اور معرفت سے بہرہ نہین بلکہ انسانیتؔ سے
بھی بہرہ نہین رکھتے - البتہ اِس قسم کے اشخاص نہ تو قابل سوال ہین نہ لائق جواب
و خطاب اگر انہین کوئی قابلیتؔ ہو بھی تو وہ یہ کہ جب کوئی چاہے کہ امم متمدنہ کی تھیٹر
یا کٹھ پتلی کا تماشا کیجے تو اُس وقت یہ کام آسکتے ہین - بلکہ اصلی غرض واقعی امر کا بیان
کرنا حقیقۃ کا کھولنا - اور حق کا ظاہر کرنا ہوگا - لیکن اس وقت چاہتا ہون کہ فقط اُن
مفسدون کو جو مادیین یعنی نیچریون کے گروہ سے عالم مدنیتؔ مین واقع ہوے ہین اور اُون ضررون
کو جو ان کی تعلیم سے ہیاۃ اجتماعیہ کو پہنچے ہین بیان کرون اور آدیان خاص کر دین
اسلام کی فضیلۃ برتری اور منافع کی توضیح و تبیین کرون -

پس مین کہتا ہون کہ مادیین یعنی نیچری بے شمار شکلون انواع طرح کی صورتون اور
گوناگون ہیاتون مین مختلف نامون کے ساتھ قومون اور فرقون مین ظاہر ہوے ہین
کبھی اپنے کو حکیم کے نام سے ظاہر کیا - کبھی ظلم کے اُٹھانے والون جور کے
دفع کرنے والون کے پیرایے مین جلوہ فرمائی کی کبھی وقت اسرار کے
جاننے والون رموز و حقائق کے کہولنے والون اور علم باطن والون کے
لباس مین میدان مین قدم رکھا - کسی زمانے مین دعوی کیا کہ ہمارا مقصود
خرافات کو رفع اور امتون کی عقلونکو روشن کرنا ہے کسی گھڑی فقیرون
کے دوست کم زورون کے حمایتی اور بے چارون کے خیرخواہ
کی صورۃ مین نمودار ہوے کسی ساعۃ اپنے فاسد مقصدون کے پورا کرنے
کے لیے نبوۃ کا دعوی کر بیٹھے نہ مثل آزر چھوٹے نبیون کے اور کبھی کبھی موحوم

مہذب اور خیر خواہِ اُمتہ بھی اپنا نام مشہور کیا لیکن جس گروہ مین کہ یہ پائے
گئے جس قوم مین کہ ظاہر ہوے - جس اُمتہ مین کہ ظہور کیا اور جس لباس
اور جس نام سے کہ نمودار ہوے اپنے فاسد سیادی باطل اصول ضرر
پہونچانے والی تعلیمون ہلاک کرنے والی رایون اور جانین تلف کرنے والے
قولون کے سبب اوس گروہ کے زوال کا موجب اُس قوم کے اضمحلال
کا باعث اور اُس اُمتہ کی نیستی کی علتہ ہوے اور اُن اُمتون کی ہیاۃِ اجتماعیہ
کو نیست و نابود کر کے اُن کے افراد و احاد کو متفرق کر ڈالا -
کیونکہ انسانِ ظلوم و جہول اور اِس مخلوق خیانتہ کار و پر حرص و خونخوار کو
دینون کے سبب صدر اول مین چند عقیدے اور چند خصلتین حاصل ہوئی تھیز
کہ اُنہین اور قبیلے اُون عقیدون اور خصلتون کو اپنے باپ دادا سے بطور
ارث اخذ کر کے اُون سے اپنے اخلاق کی تعدیل شر و فساد سے جو ہیاۃِ
اجتماعیہ کا برہم کرنے والا ہے پرہیز اور اُن کے نتایج سے اپنی عقلون کو
ایسے معارف سے کہ سعادۃ کا سبب اور مدنیتہ کی بنیاد ہین روشن کرتے
اور اسی وجہ سے اُون کو ایک قسم کا قیام و ثبات حاصل ہوتا - اور یہ نیچریون کا
گروہ جس اُمتہ مین کہ ظاہر ہوتا انہین عقیدون کے باطل کرنے انہین خصلتون کے
بگاڑنے مین کوشش کرتا - جس سے اُس اُمتہ کے ارکان ہیاۃِ اجتماعیہ مین خلل راہ
پاتا اور وہ ارکان ایک دوسرے سے جدا ہونے لگتے حتیٰ کہ بالکل مضمحل و نابود
ہو جاتے - چنانچہ یہ اب بھی اسی فاسد طریقے پر چلتے ہین -
اس کا بیانِ واضح یہ ہے کہ انسان کو مدتون سے تین اعتقاد اور تین خصلتین
دینون کے سبب حاصل ہوئی ہین جن مین سے ہر ایک خصلتہ ملتون کے قیام
ہیاۃِ اجتماعیہ کی پایداری کے لیے ایک رکن ستوار مدنیتہ امتون اور

قبیلون کی ترقی کے حق مین اساس محکم اور آن شر و فساد کے دفع کیواسطے جو قبائل کے برباد کرنے والے ہین موجب فعال ہے - اون تین بڑے عقیدون مین سے اول اس بات کا اعتقاد ہے کہ انسان زمین کا فرشتہ اور وہی اشرف مخلوقات ہی -

دوم اسبات کا یقین کہ اوس کی امت تمام امم سے اشرف ہے اور اوسکی امت کے سوا سب باطل اور گمرہی پر ہین - سوم اس بات پر وثوق کہ انسان اس عالم مین اون لائق کمالات کے حاصل کرنیکو آیا ہے جن کے ساتھ وہ ایک ایسے عالم کی طرف منتقل ہوگا جو اس تنگ و تاریک عالم سے کہ حقیقت مین بیت الاحزان کے نام کے لائق ہے کہین افضل اعلی کشادہ اور اتم ہے -

اون تین اعتقادون کی تفصیل

اور ان تین عقیدون کی بڑی بڑی تاثیرون سے هیأت اجتماعیہ مین بڑے بڑے منافع بے مدنیۃ مین - ہر ایک کے کثیر فائدون سے استونکی انتظامات و روابط مین ان مین سے ہر ایک کے اچھے اچھے ثمرون سے نوع انسانی کی اتحاد اور اوس کے افراد کے باہمی ذمہت مین بطریق صلح و صلاح اور ان تین سے ہر ایک کے عمدہ عمدہ نتیجون سے ملتون کی ترقیون اور عقلی و نفسی کمالون مین غفلت نکرنے چاہیے - اس وجہ سے کہ ہر اعتقاد کے لئے بالبداہہ خواص و لوازم ہین جنکا اوس سے جدا ہونا محال ہے -

[illegible]

انسان کے اس اعتقاد کے لوازم مین سے کہ اوس کی نوع اشرف مخلوقات ہے ایک لازمہ تو یہ ہے کہ وہ قسمًا بہیمی خصلتون کو برا جانے گا اور حیوانی صفتون سے نفرت کرے گا - ہمین کچھ شک نہین کہ جس قدر یہ اعتقاد زیادہ مضبوط ہوگا اوسی قدر اوس اعتقاد کا وہ لازمہ بھی ترقی کرتا جایگا - اور جسقدر وہ لازمہ قوۃ

پکڑے گا اتنی ہی اس انسان کے عالم عقلی مین ترقی زیادہ ہوگی - اور عالم عقلی کی ترقی کے موافق مدارج مین مدنیہ کے اوس کا بلند ہونا اور عروج کرنا ہے - حتی کہ مدنیۂ فاضلہ والون مین سے ہوجاے گا -
اور اسکی زیست اپنے اون بھائیون کے ساتھ جو کہ اوس پایے کو پہونچ گئے ہون محبۃ حکمۃ اور عدالت کی بنیاد پر قائم ہوگی - اور یہ ہی حکماکی غایۃ مراد اور دنیا مین انسان کی نہایت سعادت ہے - پس یہ اعتقاد نہانی لئے اس امر سے بہت بڑا روکنے والا ہے کہ دنیا مین وحشی گدہون اور دشتی بیلون کی طرح زیست کرے - اس عالم مین جنگلون کے بہائم کی طرح زندگی کرے - انعام اور چارپایون کی زندگانی پر راضی ہو جو مضرتون درد اور بیماریون کے دفع کی قدرت نہین رکھتے - اپنی حیاۃ کے طریقون کو جیسا کہ چاہئے نہ جانے - ساری عمر وحشۃ وہشۃ اور خوف مین گنوائے افراد انسانیہ کے واسطے اس بات سے بہت بڑا زجر کرنے والا ہے کہ ایک دوسرے کو شیران درندہ گرگان تیز چنگال - اور سگان تیز پنجہ کے مثل پارہ پارہ کرین - اور خسیس اور ردی صفتون مین حیوانات کی مماثلہ ومشابہت بڑا مانع ہے یہی حرکات عقلی قوی کے استعمال کی طرف بہت اچھا لے چلنے والا اور نفوس کی تہذیب اور رذائل کی برائی کے واسطے بہت بڑا اثر ڈالنے والا ہے

غور کرو اگر کسی قوم یا قبیلے کا اس طرح کا اعتقاد نہ ہو بلکہ ضد اس کے اوس کے آحاد وافراد کا ایسا عقیدہ ہو کہ انسان سارے حیوان کے مثل ہے بلکہ ان سے بھی پیچھے ہی تو کس قدر ردی اور رذیل باتین اون سے سرزد ہون گی اور کیا کیا شرارتین اون سے ظہور مین آئین گی - اون کے

نفوس کتنے پست اور دنی ہوجائینگے اور اُن کی عقلونکو کیونکر سکون حاصل
ہوگا اور کیونکر حرکات فکریّہ سے باز رہینگے اس یقین کے خواص مین سے
کہ اوسکی اُمّتہ تمام اُمم سے افضل ہے اور اوسکے سوا سب باطل پر ایک یہ ہے
کہ لامحالہ اس عقیدے والا ساری اُمّتون کی مباراۃ مجاراۃ اور ہمسری کے درپے
ہوگا۔ فضائل کے میدان مین اُن سے پیش قدمی کرے گا بلکہ انسانیّۃ کی ساری
ترقیون مین کیا عقلی ترقیان کیا نفسی فضیلتین اور کیا معیشۃ کی بزرگیان
سب مین ساری قومون پر برتری اور فوقیّۃ ڈھونڈے گا۔ ہرگز اپنے
اور اپنی اُمّۃ کے انحطاط خسّتہ و نارۃ اور کمینہ پن پر راضی نہوگا۔ کسی شرف غرّۃ
یا فتوری کا مران و رفاہیۃ کو قوم بیگانہ کے لیے نہ دیکھیگا مگر یہ کہ اوسمین اعلی و افضل اپنے قوم کیلیے
چاہے کیونکہ اس اعتقاد کے سبب سے اپنے اور اپنی قوم کو سارے اون امور کے واسطے جو عالم
انسانی مین فضیلۃ برتری اور شرف شمار کیے جاتے ہین سب سے زیادہ حقوار
لائق اور سزاوار جانتا ہے اگر خارجی قاسرون کی وجہ سے اوس کی قوم کو کسی
برتری فضیلۃ انسانیّۃ مین کوئی انحطاط و تنزّل ہوا ہو ہرگز اوس کا قلب راحۃ
و آرام حاصل نکرے گا بلکہ جب تک زندہ ہے ہمیشہ اوس کے علاج و تدبیر
مین کوشش کرے گا پس یہ عقیدہ مدنیّۃ مین پیش قدمی کے لیے سب سے
افضل سبب۔ مللب علوم و معارف و صنائع کے لیے بہت بڑی علّۃ۔ اور اسبابِ علو کلمہ اعد و عیش آرام
شرف کے حاصل کرنیمین ہمتون کی کوشش کیلیے بہت محکم موجب ہے۔ تدبّر کرو کہ اگر کسی ایک ملۃ کو
یقین نہو فضائل کی طرف اس کے افراد کو حرکۃ کرنے مین کسی قدر دیر ہوتی
اونکی ہمتون مین کسقدر اونکی ہمتون میں کسقدر فتور واقع ہوگا کتنی بیحیائی کتنا
کمینہ پن اس اُمّۃ کو گھیرے گا اور کس طرح کی غلامی رسوائی اور خواری مین
وہ ملۃ ہوگی خصوصاً ساری ملتون سے اگر اپنے کو پیچھے جانے جیسے دہریہ)

ہم سری + ہم روشی +

اور (مانگ) کی قوم -

اس وثوق کے مقتضیات سے کہ انسان اس عالم مین کمالات کے حاصل کرنے کو آیا ہے یا ایک کشادہ تر اعلی عالم کیطرف منتقل ہوا ایک یہ ہے کہ جب اعتقاد کلبی کو حاصل ہو بہ نہج ضرورۃ ولزوم اس عقیدے والا ہر وقت اپنی عقل کو سچے معارف اور سچے علوم سے مزین و منور کرنے مین کوشش کرے گا - اپنی عقل کو بیکار نچھوڑ دے گا - جو کچھ کہ اس مین ودیعت قواے فعالہ و مشاعر عالیہ خواص جلیلہ ودیعۃ ہون گے اُن سب کو پوری کوشش سے پوشیدگی سے عالم ظہور مین لاکر منصۂ شہود پر جلوہ دے گا اپنی حیات کے سارے زمانے مین اپنے نفس کو بری صفتون سے پاک کرنے کے لیے کوشش کرے گا - اوس کے ملکون کی درستی و اصلاح مین کوتاہی نکریگا اور ہمیشہ کوشش کرے گا کہ مال و زر جائز و مناسب طریقون سے حاصل کیجیے نہ دروغ گوئی حیلہ بازی خیانۃ مکاری رشوۃ خواری اور تملق کلبی کی راہون سے اور ان رہم صرف کیجیے جو لائق اور زیبا ہین نہ بر باطل - پس یہ عقیدہ بہت اچھا بلانے والا ہے اس مدینۃ کی طرف جس کی بنیاد سچے معارف اور پاکیزہ و مہذب اخلاق پر ہو - بہت اچھا مقتضی ہے اس ہیاۃ اجتماعیہ کے قائم رکھنے کے لیے جس کا ستون یہ ہو کہ ہر شخص اپنے حقوق کو پہچانے اور عدالۃ کی سیدھی راہ پر چلے نہایۃ قوی باعث ہے ان استون کے رابطے کے لیے جن کی بنا عہود و معاملات کی مراعاۃ پر ہو از روے راستی و صداقۃ کے - اور نہایت پسندیدہ سبب ہے اصناف انسان کا مسالمۃ و مواد عۃ کا اس سبب سے مسالمۃ محبۃ و عدالۃ کا ثمرہ اور محبۃ و عدالۃ پسندیدہ عادات و اخلاق کا نتیجہ ہے - یہی ہے وہ

لیا عقیدہ کہ انسان کو سارے شر سے باز رکھتا اور اُس کو شقاوۃ و بدبختی
سے نجاۃ دے کر مدینہ فاضلہ مین سعادۃ و نیک بختی کے عرش پر ٹہلاتا ہے
تصور کرو کہ اگر کسی امتہ کو یہ عقیدہ نہو کس قدر خلاف دور و لی دردغگوئی
حیلہ بازی رشوۃ خواری اُس اُمتہ مین پہیلے گی ۔ کسقدر حرص بے صبری و
بے وفائی دہوکے سے مارنا حقوق کو باطل کرنا اور مقابلہ و مجادلہ شہرۃ
پاے گا اور کتنی سستی معارف کے حاصل کرنے مین واقع ہوگی ۔ وہ تین
خصلتین جو دینون کے سبب تمدنون سے امتون اور فرقون مین حاصل
ہوئی ہین ان مین سے ایک تو حیا کی خصلت ہے اور وہ نفس کا اوس فعل سے
جو تقبیح و تشنیع کا موجب ہو شرمندہ و منفعل اور اس حالت کے اختیار
کرنے سے جو عالم انسانی مین نقص شمار کی جاتی متاثر ہونا ہے ۔ جاننا
چاہیے کہ اس خصلت کی تاثیر ہیاۃِ اجتماعیہ کے انتظام اور نفوس کو
فعل شنیع اور بُرے کامون سے روکے رہنے مین سیکڑون
قانون ہزارون محتسب اور لاکھون پولیس سے زیادہ ہے کیونکہ جب
حیا نہو اور نفس کمینہ پن اور سفلگی کے دایرے مین قدم رکھے تو پہر کون سی
حد اور کون سی جزا سوی قتل کے ان افعال سے روک سکتی ہے جو ہیاۃ
اجتماعیہ کے فساد کا موجب ہون یہ بہی نہ چاہیے کہ سولن کی طرح ہر ایک بُرے
کامون کی جزا قتل کو قرار دین ۔ یہ صفۃ (حیا) شرف نفس کے ساتہہ ملازم ہے
ایک کا دوسرے سے جدا ہونا شایان نہین شرف نفس ہے پہ سلسلہ سے
معاملات کا دار و مدار اور پیمانون کی درستی عہدونکی استواری کی بنیاد
اور ہی قول و فعل مین انسان کے اعتبار کا سرمایہ ہے ۔ یہ خصلۃ عین خصلۃ
نخوۃ وغیرۃ ہے جو بسبب حیثیات کے اختلاف کے دو نامون سے نام زد

ہوے ہین - نخوۃ وغیرۃ اُستون فرقون اور قبیلون کے علوم معارف جاہ
شوکۃ عظمۃ غنی ثروۃ مین حقیقی ترقیون کا موجب ہے اگر کسی اُمۃ کو غیرۃ اور
نخوۃ نہو کسی وقت اوس کے لیے ترقی واصل نہوگی بلکہ ہمیشہ خستہ و زارۃ
ذلۃ مسکنۃ اور عبودیت مین رہے گی - یہ ملکہ یعنی ملکہ حیا انسانی باہمی اخوت
اجتماعون اور معاشرتون کا رشتہ ہے کیونکہ باہمی الفت کسی گروہ مین نہین
ہوسکتی مگر حدود اداب کی محافظت سے اور حدود واداب کی محافظۃ حاصل
نہین ہوسکتی مگر اسی شریف ملکے سے - یہ وہ خصلۃ ہے کہ انسان کو اچھے
آداب سے مزین حیوانات کے برے فعلون سے دور اور حرکات و
سکنات کی درستی و اصلاح کی طرف دعوۃ کرتی ہے - اسکے سبب سے
انسان سارے حیوانون سے امتیاز پاتا اور بہیمیۃ کے دائرے سے پانون
باہر رکھتا ہے - یہ وہ یکتا خلق ہے کہ ارباب فضائل کی ہمسری پر برانگیختہ
کرتا اور نقصونسے روکتا ہے - اور انسان کو رخصۃ نہین دیتا کہ جہل و نادانی
و دنارۃ و سفلگی پر راضی ہو - یہ وہ صفۃ ہے کہ امانۃ و صداقۃ کا تحقق بغیر اسکے
ممکن نہین - یہ پہلا وصف ہے کہ معلم مربی اور ناصح اسکی مدد سے مکارم
اخلاق سے صوری معنوی فضائل ظاہری باطنی شرف کی طرف دعوۃ
کرتا ہے - کیا ملاحظہ نہین کرتے جب اوستاد چاہتا ہے کہ شاگرد کو کسی فضیلۃ
کی طرف بلائے تو اُسے مخاطب کر کے یون کہتا ہے کہ تجھے شرم نہین آتی کہ تیرا
ہم عمر تجھسے فضیلۃ مین سبقت لیگیا اگر یہ خصلۃ نہ ہوتی تو نہ توبیخ کا کوئی اثر
ہوتا نہ تشنیع کا کوئی ثمرہ نہ دعوۃ کا کوئی فائدہ - پس معلوم ہوا کہ یہ خصلۃ ساری
خوبیونکی اصل سارے فضائل کی جڑ اور سارے ترقیون کا موجب تھی اور
ہنوز ہے - سوچو اگر یہ صفۃ کسی قوم مین نہو اوس قوم کے افراد مین کتنی خیانۃ

کتنی دروغ گوئی ظاہر ہوگی کسقدر رذیل و شنیع افعال کس قدر مکروہ و قبیح اعمال
اون سے علانیہ سرزد ہون گے کتنی سفلگی کتنی دنارة کتنا کمینہ پن اور کتنی کج خلقی
انہین گھیر لیگی اور کسطرح کی حیوانیة اور کیسی بہیمیة اُن پر غلبہ کریگی - دوسری امانة کی
فضیلة ہے - ہر شخص کو معلوم ہے کہ انسانی نوع کی بقا اور اوسکی زیست اس عالم میں
معاملات اور کامون کے مبادلے پر موقوف ہے - اور معاملات اور مبادلہ اعمال
کی روح و جان امانة ہے - جب امانة لوگون مین نہ ہو معاملات کا سلسلہ ایک
دوسرے سے جدا - مبادلہ اعمال کا رشتہ ایک دوسرے سے بریدہ ہو جائے
اور جسوقت کہ نظام معاملات پارہ پارہ ہو جائے ہرگز انسان کو اس جہان مین بقا
و زیست ممکن نہو - اس کے ماسوا مُتمدّن اور فرقونکی رفاہیة و آسایش اور
اُنکی معیشة کا انتظام صورة وقوع قبول نکرے مگر کسی ایک قسم کی حکومة سے اب
چاہے وہ حکومة جمہوریہ ہو یا حکومت مشروطہ یا حکومة مطلقہ - حکومة کی ساری
قسمین متشکل و متحقق نہین ہوتین اور پایدار نہین ہوسکتین مگر اوس جماعة سے
جو نگہبانون (حرّاس) کی صفة سے متصف ہو کر حدود و بلاد مین اجنبیونکو تعدّی سے
باز رکھے اور ملک کے اندر قاتلون خون ریزون راہ زنون اور چورونکے
دور کرنے مین کوشش کرے اوس گروہ سے جو شریعة کو جانتا قوانین
دول نظامات امم سے واقف اور کرسی حکم و قضا پر عدالة و فوجداری کے
مقدمات فیصل کرنے کو اجلاس فرما کر جھگڑے چکاتا ہو - اُن اشخاص سے
جو مال گزاری خراج ٹکس وغیرہ قانون حکومة کے موافق عموم اہالی سے جمع
کرکے خزانۂ حکومة مین کہ فی الحقیقة عموم رعایا کا خزانہ ہے اوسکی حفاظة کرین
اور اون ذمہ‌ون سے جو اوس جمع کیے ہوے مال کو کفایة شعاری کے
ساتھہ لوگون کے منافع عمومیہ کے لیے جیسے مدرسے اور اسکول بنوانے

پل اور سڑکین درست کروانے شفاخانے اور اسپتال تعمیر کرلنے صرف کرین
اور ملازمین ملة کی تنخواہین اب چاہیے وہ لشکری ہون یا پولیس والے قاضی
ہون یا کوئی اور۔ جتنی مقرر ہو پہنچاوین۔ ان چار جماعتونکا کہ حکومتون کے چار رکن
ہین اپنی خدمتون کو اس طور پر بجالانا کہ بنیاد حکومة مین فساد راہ نہ پاوے
امانة کی خصلة پر موقوف ہے اگر اُن مین امانة نہو رحمة و امنیّة تمام احاد رعیّة
جاتی رہے۔ اون کے حقوق سب کے سب باطل ہو جائین سون دہاڑے لوٹ
مار ہو۔ اور تجارة کی راہین بند فقر و فاقے کے دروازے لوگون کے منہ پر کشادہ
خزانہ حکومة خالی۔ اور راہ نجات بند ہو جاوے۔ البتہ جو قوم کہ اس طرح
کی خائن اور غیر امین حکومة کے زیر حکومة ہو وہ یا تو بالکل نیست و نابود ہو جایگی
یا اجنبیون کے ہاتھ مین گرفتار ہو کر بندگی کی تلخی کہ نیستی و زوال کی تلخی سے کہین
بُری ہے چکھیگی۔ اور اسی طرح پر ظاہر ہے کہ کسی قوم کا تمام اقوام پر غلبہ اور
اس کے امر کا نافذ ہونا ہرگز صورة وقوع قبول نکریگا مگر یہ کہ اوس قوم کے احاد ایسے
ایسے متحد و متفق ہو گئے ہون کہ بمنزلہ شخص واحد کے سمجھے جاتے ہون۔ اور
اس طرحکا اتحاد امانة کی صفة کے بغیر محال ہے پس ظاہر ہوا کہ امانة کی
خصلة بقای انسان کے قائم رکھنے والی اور بنیاد حکومة کو مضبوط کرنے والی
ہے۔ راحة امنیة اُس کے بغیر حاصل نہین ہوتی قومون کا غلبہ عظمة اور علو
کلمہ اس کے بغیر نہین ہوتا عدالة کی روح اور اس کا مدد یہی خصلة ہے اوس پر
تدبّر کرو کہ اگر کسی امة مین یہ صفة نہو کتنی مصیبتین کتنی بلائین کتنی آفتین اسکے
احاد کو گھیرلیتی۔ کیسا فقر و فاقہ کیسی بیچارگی اوس کا احاطہ کرلیتے اور آخرکار
کسطرح قوم کی نیست و نابود ہو جاوے +
تیسرے اُن صفتون مین سے صداقة راستی ہے پوشیدہ نرہے کہ انسانی

خاتین بہت اوس کی معیشۃ کی ضرورتین بے شمار ہین اور وہ چیزین جن سے وہ اپنی حاجتونکو دفع اور وہ اشیا جن کے واسطے سے وہ اپنی ضرورتونکو دفع کرتا ہے اونمین سے ہر ایک کسی طرف پردۂ خفا مین چھپی ہوئی اونمین سے ہر واحد کسی جانب حجاب مستوری کے پیچھے گوشہ گزین اور بے نام و نشانی کے دامن مین پانون سمیٹے ہوے ہے اسی طرح یہ بھی مخفی نہ رہے کہ ہر سو مصیبتین ہزارون بلائین ہزارون فتنے ہزارون آفتین دنیا کے ہر گوشے مین گھات لگائے ہوے بیٹھی ہین - تیر جانگاہ انسان کے ہلاک کے قصد سے گردشون اور زمانیکی حرکات کی کمان مین رکھا ہوا ہے - انسان کو اپنے ان ضعیف حواس خمسہ سے کبھی میسر نہین ہوئے کا کہ منافع کے سارے موقعون پر مطلع ہوکر اپنی ضرورتونکو رفع کرے - یا یہ کہ بلاؤن کی کمین گاہ سے واقف ہوکر اپنے وجود کی حفاظۃ مین کوشش کرے اسی لیے ہر ایک انسان نفع اٹھانے اور مضرۃ سے بچنے مین سارے منافعین نوع کے شعورون کی استعانۃ اور اون سے ہدایۃ طلب کرنیکی طرف محتاج ہے - تا اون کی راہبری و دلالۃ کے سبب بقدر امکان بعض گزند سے بچ کر کسی قدر اپنے لوازم معیشۃ حاصل کرے اور یہ استعانۃ کسی طرح مفید نہ ہوگی مگر صداقت کی صفۃ والون سے - کیونکہ جھوٹا نزدیک کو دور - دور کو نزدیک ظاہر کرکے نافع کو بصورۃ مضر - اور مضر کو بصورۃ نافع جلوہ دیگا - پس صداقۃ کی صفۃ نوع انسان کی پایداری کا رکن رکین اور قومونکی حیاۃ اجتماعیۃ کی حبل متین ہے - کوئی اجتماع اوس کے بغیر ظاہر نہوگا - اب چاہیے وہ اجتماع منزلی ہو یا اجتماع مدنی - غرض کہ اگر کسی گروہ مین صداقۃ نہو کس قدر شقاوۃ و بدبختی اوسکو حاصل ہو کسطور پر اوسکا سلسلۂ انتظام ٹوٹ جائے اور کیسی پریشانی مین مبتلا ہو -

یہ الوہیتہ کے منکر یعنی نیچری جس زمانے مین کہ پیدا ہوے جس اُمتہ مین کہ ظہور کیا ان کا مقصود اصلی - انکی حقیقی مراد یہی رہی کہ اپنے فاسد مبادی باطل اصول کیواسطے انسانی سعادہ کے قصر مسدس الشکل کو کہ انہین تین اچھے عقیدون اور تین محمودہ خصلتون سے عبارۃ ہے جڑ سے ڈہاوین - شقاء و بدبختی کے دروازے ان بیچارون کے منہ پر کھول دین - اور مدنیتہ کے عرش سے اُتار کر وحشتہ و حیوانیتہ کی خاک رسوائی پر لا بٹھائین - کیون کہ انہون نے اپنی تعلیمون کی بناءِ اوّل اسی امر پر رکھی کہ سارے دین باطل و الٰہیات اور آدمیون کے بنائے ہوے ہین پس کسی ملتہ کو نہ چاہیے کہ دین و مذہب کے واسطے سے اپنی شرافتہ اور ساری ملتون پر حقیقتہ ثابت کرے - بعد اس فاسد تعلیم کے جو انسان کی ہمتون کی سستی کا موجب اور اونکی حرکات مین طرف معالی کے درنگ کا سبب ہے جیسا کہ پیشتر گذارش کیا گیا انہون نے کہا کہ انسان بہی اور حیوانون کے مثل ہے - اسکو بہائم پر کوئی فضیلتہ نہین - بلکہ از روے خلقہ و فطرۃ اکثر اسمین سے زیادہ پست اور خسیس ہوتے ہین - اس قول سے حیوانیتہ کے دروازے آدمیون کے منہ پر کھول دیے - قبیح افعال مکروہ اعمال کے ارتکاب کو لوگون پر سہل و آسان کر دیا اور درندگی اور چیر پھاڑ کے عیب کو اٹھا ڈالا -

اسکے بعد بیان کیا کہ اس حیاۃ کے سوا اور کوئی زندگانی نہین - انسان اوس پودہ کے مثل ہے جو ربیع مین اُگے اور گرمی مین خشک ہو کر غبار بن مل جاے - نیکبخت وہ شخص ہے کہ اسی دار دنیا مین ساری حیوانی لذتین بہیمی مزے اوسکو حاصل ہوتے رہین اس رای باطل کے سبب انہون نے غدر خیانتہ تزویر و دغا بازی کے بازار کو رواج دیا آدمیونکو

رذالۃ وخباثۃ کی طرف بلایا - اور عقلونکو کمالات کی سیر اور حقائق کے کشف سے
باز رکھا - جب اس عالم انسانی کے طاغوتون و وبالیعنی نیچریون نے دیکھا کہ یہ فاسد
تعلیمین حیا والونکے دلون مین موثر نہین ہونگی شرم والے ہرگز حیوانیۃ کے دائرہ
مین پاؤن نہین رکھنے کے - اور کھانے پینے شادی بیاہ مین ہرگز اباحۃ و اشتراک
پر راضی نہین ہونیکے تو اس وجہ سے لگے اسی حیا کے ازالے مین کوشش کرنی
کہنے لگے کہ حیا کی صفۃ نفس کے ضعف اور نقص سے ہے اگر کوئی نفس قوی و
کامل ہو تو ہرگز اوس کو کسی قسم کے عمل سے شرم و حیا حاصل نہین ہونے کی پس
پہلے انسان پر واجب ہے کہ اس صفۃ کے ازالے مین کوشش کرے تا
کمال نفسی تک پہونچ جاوے - اس حیلے سے انہون نے طریق حیوانیۃ کے
عقبات و موانع اٹھا دیے اور سبیل بہیمیۃ کہ عبارۃ اشتراک و اباحۃ سے
ہے اوس پر چلنے کو نفوس پر آسان کر دیا پوشیدہ نرہے کہ امانۃ و صداقۃ
کے موجب حقیقۃ مین دو امر ہین - ایک تو پچھلے دن پر اعتقاد رکھنا دوسرے
ملکۂ حیا - اور ظاہر ہوا کہ نیچریون کے گروہ کے ارکان تعلیمات مین سے اسی اعتقاد کا
اٹھا دینا اور اسی ملکہ کا زائل کرنا ہے پس ان کی خیانت و کذب کے پھیلانیمین
اوس شخص کے قول کی تاثیر سے زیادہ ہے جو بذاتہا خیانۃ و کذب ہی کی
دعوۃ کرتا ہو - کیونکہ جب موجب امانۃ و صداقۃ یعنی وہ جلیل صفۃ اور وہ شریف
عقیدہ نفوس مین ہوگا ہر وقت نفس خیانۃ و کذب کی طرف بلانے والے کے قول کے
ساتھ ایک نوع کی مقاومۃ کرے گا - اگرچہ یہ مقاومۃ ضعیف ہی کیون نہ ہو اسی سبب سے
اوس کے قول کی تاثیر مین کچھ ضعف واقع ہوکر کبھی کبھی اوس عقیدے اور
اوس صفۃ والا آدمی خیانت و کذب سے پرہیز کرے گا - بخلاف اوس کے کہ
اصل موجب ہے لوح نفس سے مٹا ڈالا جاوی - کیونکہ اوس وقت مین کوئی باعث

و داعی اجتناب کے لیے باقی نہین رہنے کا علاوہ برین چونکہ اُس گروہ نے
اپنے مذہب کی بنا اباحۃ و اشتراک پر رکھی ہے جمیع مشتہیات کو حق مشترک
سمجھ رکھا ہے اور اختصاص و امتیاز کو غصب کرنا تصور کرلیا ہے ۔
جیسا کہ آیندہ ذکر آئے گا لہذا خیانۃ کے لیے کوئی موقع و محل ہی باقی نہین
رہتا اس سبب سے کہ کوئی شخص اپنے حق مشترک کے حاصل کرنے کے لیے
کوئی حیلہ کرے تو یہ خیانۃ نہین ہے اسی طرح اگر جھوٹ کو وسیلہ گردانے
کذب قبیح نہ سمجھا جائیگا پس معلوم ہوا کہ اُس گروہ کی تعلیمین ساری خیانتون
اور کذب و دروغ کا موجب اور سارے شرور و رذالۃ اور تمام دنائۃ
اور خیانۃ کا سبب ہین لامحالہ اگر اُس قسم کی باتین کسی اُمۃ مین ظاہر ہون
وہ نیست و نابود ہوجای ۔ جو کچھ کہ مین نے بیان کیا اوس سے بخوبی ظاہر ہوگیا
کہ یہ گروہ کس طرح اُنتون قبیلون اور قومون کی تباہی اور بربادی کا سبب
ہوا کرتا تھا ۔ اب مین یہ کہنا چاہتا ہون کہ یہ گروہ انسان کے بہت بڑے دشمنون
مین تھا اور ہنوز ہے ۔ اوس اصلاح کے زعم مین جوان لوگون کے مالیخولیا
بھرے ہوے مخیلے مین نقش ہے یہ چاہتے تھے اور اب بھی اسپر قائم ہین
کہ فساد کی آگ روشن کرکے اس بیچارے نوع کے خانمان کو خاک سیاہ کرکے
اوس کے نام کو وجود کی لوح سے مٹا ڈالے کیونکہ ہر شخص پر ظاہر ہے کہ
افراد انسان کی بقا اس جہان مین از روے ضرورۃ بہتیری صنعتون
اور حرفون پر موقوف ہے جو کہ شرف و خسۃ سہولۃ دشواری مین باہم
متفاوت ہوا کرتے ہین اور اس جماعۃ کا غایۃ مطلب اور نہایت مقصود
یہ ہے کہ تمام انسان ساری خواہش اور لذۃ کی چیزونمین ساجھی ہوجاین
اختصاص و امتیاز درمیان سے اُٹھ جای کسی کو کسی امر مین کسی پر افزونی

برتری نہ ہو - اور سب آدمی نہایت مساوات کے ساتھ باہم بسر کرین جب ایسا ہوگا
ہر شخص اعمال شاقہ خسیسہ کے ارتکاب سے باز رہیگا - امر معیشت مختل ہو جائیگا -
معاملات اور مبادلہ اعمال کا دولاب حرکت کرنے سے رہ جائے گا - اور آخر کار
یہ نوع ضعیف وادی ہلاکت کی طرف رخ کرکے کلیتہً زائل ہو جائیگی - (سچ ہے مالیوپیا
والونکی اصلاح کا نتیجہ اس سے زیادہ کیا ہوگا) اگر فرض محال کرلین کہ انسانکی
زندگی اس شنیع طریقے پر بھی ممکن ہے تو جاننا چاہیے کہ بلاشک اوسکی ساری
خوبیان ساری زینتین اور ساری شوکت بادفنا پر جاتی رہے گی سارے ظاہری
کمالات ساری صوری معنوی ترقیان سارے علوم سارے معارف سارے
صنائع نیست و نابود ہو جائینگے اور بزرگی و شرف کی کرسی کے الٹ جانیکے
بعد بادیہ وحشت مین وہ بھی مثل سارے حیوانون کے ہزارون دکھ
اور بیماریون کے ساتھ نہایت خوف و بیم مین بسر کرے گا اس سبب سے کہ انسان
کی ساری فضیلتونکی حقیقی علت اختصاص و امتیاز کو دوست رکھنا ہے جب اختصاص
امتیاز ہی اوٹھ جاے نفوس معالی کی طرف حرکت کرنے سے باز رہین عقول حقائق
اشیا کی کنہ معلوم کرنے اور دقائق امور کے استکشاف سے سستی کرین اور
انسان وحشی بہائم کے مثل اس جہان مین زندگانی کرے - اگر ممکن ہو تو ورنہ
ہیہات ہیہات - معلوم ہو کہ نیچریون نے کئی طریقے اپنی مفسدانہ تعلیمونکے
پھیلانے کے لیے اختیار کیے - چنانچہ امنیت اور بے خوفی کے وقت اپنے
سارے مبادی و مقاصد نہایت تصریح اور غایت بیان سے عالم پر ظاہر کیے
بیم و خوف کے زمانے مین تدریج کو واجب سمجھ کر اشارہ کنایا اور رمز کے
طریق کو فریب کے قدم سے طے کیا - کبھی دفعتاً انسان کے اوس قصر
نیک بختی کے چھوٹے ارکان کے ڈہا دینے مین کوشش کی کسیو وقت

برحسب مقتضای حال اون ارکان مین سے بعض کو محطِ نظرِ تعلیمات باطلہ
قرار دیکر اوسکی ویرانے مین سعی بلیغ عمل مین لائے کسی قوم بموجب ضرورۃ اُن
ملزومات ولوازم کی نفی مین مشغول ہوے جنکی نفی اُن کے ارکان کی نفی کی مستلزم
ہو کسی زمانے مین صانع کے انکار ثواب وعقاب کے اعتقاد کے ابطال پر تنہا
کی۔ کیونکہ سمجھے کہ ان دو اعتقادونکا زوال لامحالہ ہمارے سارے مُفِر مقصدونکا
نتیجہ بخشے گا۔ کسی ساعۃ مبادی کے ذکر سے خاموش رہ کر اصل مقصد کی (کہ
وہ سب چیزون مین سب آدمیونکا اباحۃ واشتراک ہے) آرایش اور تزئین اور
تحسین مین مشغول ہوے اور گاہ گاہ اپنے فاسد اصول کے مخالفین کے خفیہ
مار ڈالنے کی راہ اختیار کر کے مکر و فریب سے ہزارون بیگناہونکا خون کرتے تھے۔
بالجملہ جب انکی تعلیمین کسی اُمّۃ مین ظاہر ہوتین بدنفسون کی ایک جماعۃ کو کہ غایۃ
مقصود بہیمی شہوتونکا حاصل کرنا ہوا کرتا آپ چاہے راہ حق سے ہو یا راہ باطل
سے۔ وہ تعلیمین پسند آتین اور وہ نتایج وعواقب کے بغیر ملاحظہ ان فاسد
رایون پر خرسند و خوشدل ہو کر اُن کے رواج دینے اور پھیلانے مین
کوشش کرتے۔ دوسری جماعۃ اگرچہ اون اقوال پر ایمان تو نہ لاتے اعتقاد
تو نہ کرتے مگر اس کے ساتھ ہی اُن کے ضررون اور مفسدون سے محفوظ و
مصئون نہ رہتی۔ اور اوس کے نفع بخش عقیدون کے ارکان فائدہ مند
صفتونکی بنیاد مین بھی خلل فساد اور تباہی راہ پاتی۔ اس سبب سے کہ اکثر آدمی
عقاید و اخلاق مین رہ سپر تقلید و عادۃ ہوا کرتے ہین اور تقلید و عادۃ کے
ارکان کے ہلا دینے کو ادنیٰ شبہہ اور تھوڑی سی تشکیک کافی ہے۔ لہذا فساد
اِخلاق اُوس اُمّۃ کے عموم افراد کو گھیر لیتا۔ جھوٹ غدر حیلہ بازی خیانۃ
اُسمین شایع ہوتی پردہ حیا کا اوٹھ جاتا اور ایسے افعال اُوس قوم مین

کھلے خزانے ظاہر ہوتے کہ انسان کی حالۃ کے لائق نہین چونکہ اون فاسد تعلیمون کے
سبب ہر ایک کو ایسا گمان ہوتا کہ اس حیاۃ کے سوی دوسری حیات نہین
پس وصف (اگیست) اس قوم پر غلبہ کرتا (وصف اگیستی عبارۃ ہے اپنی
ذات کی محبۃ سے اس درجے تک کہ اگرچہ اس صفۃ والے کا جزئی نفع سارے
جہان کے ضرر کا مستوجب ہو مگر اس نفع سے ہاتھ نہ اٹھاسے اور سارے
جہان کے لوگون کے ضرر پر رضی ہو) یہ صفۃ موجب اس کا ہوتی کہ ہر شخص اپنے
شخصی نفع کو منافع عام پر مقدم رکھتا اور اپنی امۃ و قوم کو نہایۃ کم قیمۃ پر بیچ ڈالتا
بلکہ رفتہ رفتہ اس خراب زندگی کے سبب اوس پر بزدلی اور خوف غالب
ہوتا - اور اپنی زندگی کے بچانے کے لیے کمینہ پن سفلگی غلامی اور رسوائی پر
راضی و خورسند ہوتا جس وقت کہ احاد امۃ کا حال اس درجے کو پہونچتا اتفاق
و اتحاد کا رشتہ ٹوٹ جاتا و حدۃ جنسیۃ نیست و نابود ہو جاتی وہ قوۃ کہ قوم
کی محافظ و نگہبان ہو اور وہ علۃ کہ اوس کو اپنی حالۃ پر برقرار رکھے زائل ہو جاتی
اوس کو بزرگی عزۃ - اور شرف نفس عرش سرنگو ہو جاتا -
اون آستون کی تفصیل یہ ہے جو عزۃ و شرف کے بعد نیچریون یعنی مادیین کی
تعلیم سے رسوائی اور افلاس مین مبتلا ہوئین - مادیین یعنی نیچریون کی تعلیم
کے طریقون کی شرح یہ ہے -
گریک یعنی یونانیون کی ایک چھوٹی سی قوم تھی مگر ان تین عمدہ عقیدون خصوصًا
اس اعتقاد کے واسطے سے کہ ہماری قوم جہان کے ساری قومون سے اشرف ہے
اور اون تین اچھی صفتون خصوصًا عار و ننگ کی صفۃ کے سبب کہ وہ عین
حیا ہی ہے کہ اوسکا پہلا نتیجہ ہے اوس نے علوم و معارف کے بازار کے رواج کے
بعد سالہای دراز تک فارس کی سلطنۃ کے مقابلے مین جو کاشغر کی سرحد سے

لیکر ستانوں کے کنارے تک پھیلی ہوئی تھی استادگی کی - اور رسوائی اور
غلامی کے ڈر سے کہ شرف نفس کو زیبا نہین اور عار و ننگ والا اوس سے
برابر انکار ہی کریگا - جوانمردی کے پاؤن گاڑے - یہانتک کہ آخر الامر فارس
کی اوس بڑے بادشاہتہ کو زیر و زبر کرکے تطاول کے ہاتھ ہندوستان
پر بھی بڑہا ہی دیے - امانۃ کی صفتہ اونمین اس درجہ تک پونہچی ہوئی تھی
کہ موت کو خیانتہ پر ترجیح دیتے چنانچہ تھموستوکلس اس وقت مین جب کہ
(ارتگزرکسس) نے اوسکو حکم دیا کہ فارس کی فوج لیکر یونان کی فتح کیطرف
توجہ کرے زہر کھا کر مر گیا - اور راضی نہ ہوا کہ اپنی قوم کے ساتھ خیانۃ کرے
ساتھ اس کے یونانیون نے اوس کو خدمتِ نمایاں اور فارس پر غلبہ
حاصل کرنیکے بعد نفی کر دیا تھا اور اوس نے ناچاری انمین پناہ لی تھی -
یونان کی تاریخ کی طرف رجوع ہو) جب ابیکور (ابیقور) نا تولیسم اور ابیکورین
یعنی ابیقوری یونان مین حکیم کے نام سے ظاہر ہوے تو اون لوگون نے الوہیتہ
کے انکار کے بعد کہ سارے فسادون کی جڑ اور ساری برائیون اور خرابیونکا
سرمایہ ہے جیسا کہ بعد مین بیان ہوگا کہا کہ انسان خود پسندی اور عجب اور
غرور کے سبب ایسا گمان کرتا ہے کہ عالم سارے کا سارا اوسی کے اوہورے
وجود کے لیے پیدا ہوا ہے - وہ ہی ساری مخلوقات سے اشرف اور ساری
کائنات کی علۃ غائی ہے اور اپنی حرص اور لالچ کیواسطے بلا اوس جنون کی
وجہ سے جو اوس پر غالب ہے ایسا خیال کرتا ہے کہ اوس کے لیے ایک دوسرا
جہان اور ایک جاوداں عالم ہے کہ دار دنیا سے رحلۃ کرنے پر اوس مقدس عالم
مین منتقل ہوکر عیب و نقص کی آمیزش کے بغیر سعادۃ کے کمال کو پونہچ جاے گا
لہذا اوس نے اپنے کو نیچر یعنی طبیعۃ کے خلاف بہتیری بیڑیون اور زنجیرون مین

جکڑکر اور بیشمار مشقتون اور کلفتون کی تکلیف مین مبتلا کر کے طبعی موزون اور فطری
لذتون کے دروازے بند کر دیے ہین حالانکہ اوس کو کسی بات مین کسی حیوان
پر برتری نہین بلکہ فطرۃ وطبیعۃ کے رو سے سارے حیوانات سے ناقص اور
پست ہے وہ صنعتین جو اوسکے ہاتھ آئی ہین اور جن پر اُسے فخر ہے سب
تقلید کے طور پر حیوانون سے اخذ کی گئی ہین جیسے بننا مکڑی سے۔ عمارۃ
بنانی شہد کی مکھی سے۔ قصر کوشک بنانی دیمک سے۔ اسباب خانہ داری
اکٹھی کرنی چیونٹی سے۔ موسیقی بلبل سے اور مثل اسکے۔ پس چاہیے کہ یہ مغرور
انسان جانے کہ اوسکی زندگی نباتات کی زندگی کی سی ہے اس جہان کے
سوا کوئی اور جہان اوسکے لیے نہین۔ اور نہ اس زندگانی کے سوا کوئی
اور زندگانی ہوتی۔ پس عبث اپنے کو رنج وتعب مین نہ ڈالے تکلیفون کے
بھاری بوجھ کو بیہودہ اپنے کندھے پر نہ رکھے نیچر کے خلاف اپنے کو قسم قسم
کے موزون طرح طرح کی لذتون سے محروم نہ رکھے بلکہ جس طرح سے کہ ہو سکے
جس طور پر کہ ہاتھ آئے اپنا حصہ اس جہان کی لذتون سے اٹھا لے اور
حرام حلال لائق ناسزاوار نالائق ناسازوار اور ساری بنائی ہوئی باتونکی
کھائیون پر جن سے انسان نے اپنے کو مقید کر رکھا ہے۔ کان نہ دھرے
اور دل نہ لگائے۔ پھر جب ان لوگون نے دیکھا کہ ہماری تعلیمین جب تک دلونمین
حیا کی صفۃ متمکن ہے بے فائدہ ہون گے تو لگے اوسے اچھی خصلۃ کو زائل کرنے
کہا کہ حیا شرم نفس کے ضعف کی وجہ سے ہے ہر انسان کو لازم ہے کہ
کہ اوس کے زائل کرنے مین کوشش کرے اور عادتونکی قید کو اٹھا دے
تا سارے اون افعال کے کرنے پر قادر ہو جنکو لوگ برا جانتے ہین۔ اور
تا اون اعمال کے کھلے خزانے کرنے سے اوس کا نفس متاثر ومنفعل نہو

آخر الامر یہ ابیقوری شر کا پردہ اٹھا اور انسانی آبرو کا خون کر جہان کہین
کوئی خوان دیکھتے خواہی نہ خواہی اپنے کو وہان جا پونہچاتے یہانتک کہ اکثر
اوقات خوان والے اس نئی حکما کو کُتّے کا خطاب دیکر ہڈیون سے مارکر
نکال دیتے اس کے ساتھ بھی یہ انسان کی صورتون کے کُتّے باز نہ آتے۔
اور اَلْمَالُ مُشَاعٌ بَیْنَ الْکُلِّ کہ کے ہر طرف سے جھپک پڑتے۔ ان کے کلبیین کے
ساتھ مشہور ہونے کا ایک سبب یہ بھی ہے یونان کے نیچریون یعنی کلبیّین
کی فاسد تعلیمون نے جب بمرور زمان یونانیون کے دلون اور عقلون مین
اثر کیا تو عقلون نے بلادۃ کی طرف رُخ کیا علم و حکمۃ کا بازار سرد ہوگیا۔ اخلاق
بگڑ گئے۔ اوس قوم کا شرف النفس مینہ پن اور لئیمی۔ امانۃ خیانۃ حیا و ننگ
بےشرمی و سفلگی شجاعۃ بزدلی۔ اور محبۃ وطن و جنس شخصی محبۃ سے بدل گئی
خلاصہ یہ کہ ان کے قصرِ سعادۃ کے چہون ستون اُن کی انسانیۃ کی
ساری بنیادین ڈہی گئین۔ لہذا اون کی سلطنۃ اور عزۃ برباد ہوگئی۔
روما یعنی لاتین کی جنس کے ہاتھ مین گرفتار ہوے اور برسون ان بری تعلیمونکی
شامت سے انہون نے غلامی کی قید مین بسر کی بعد اس کے کہ کسی زمانہ مین
اس عالم مین بالاتفاق حاکم سمجھے جاتے تھین فارس کی وہ قوم تھی کہ جسمین
نیک بختی کے چہون اصول اعلی درجہ کو پونہچے ہوے تھے۔ اپنے کو ایسا
شریف جانتی کہ اوس کا گمان تہا کہ اجنبی قومین سعادۃ والی قومین وہی ہین
جو ہماری حمایۃ مین ہون یا ہمارے ملک کے قرب و جوار مین شرف ہائی حاصل
کی ہو۔ امانۃ و صداقۃ اس قوم کی پہلی دینی تعلیمون مین داخل تھی یہانتک کہ
اگر محتاج ہوتی قرض پر اقدام نہ کرتی اس خوف سے کہ مبادا ناچار ہوکر کوئی
جھوٹ ہمسے سرزد ہو ان عقیدون اور خصلتون کے سبب عزۃ و رفعۃ

اور اُن کے ملک کی وسعت نے یہان تک ترقی کی تھی کہ اوس کے بیان کو
ایک شاہنامہ چاہیے - مورخ (فرنسس لزمان) کہتا ہے کہ دارای اکبر کے زمانے مین
فارس کی بادشاہی عبارة تھی ۲۱ والی نشینون سے ایک والی نشین مین مصر
سواحل بحر قلزم بلوچستان اور سندھ داخل تھے اگر کسی وقت انکی سلطنة
مین کوئی فتور بہم پونچتا ان صحیح اصول کی تاثیرون سے تھوڑے زمانے مین اوسکا
تدارک کرکے پھر اپنی پہلی حالة اور تسلط عظیم کیطرف رجوع کرتے - یہان تک
کہ قباد کے زمانہ مین مزدک نیچری یعنی طبیعی کے رافع جور و دافع ظلم کے لباس
مین ظہور کیا - اور ایسی ایک تعلیم سے فارس کی قوم کی ساری بدبختی کی
بنیادین اکھیڑ کر پھینکدین - کیونکہ اوس نے کہا جن قوانین حدود اور
آداب کو کہ لوگون نے وضع کیا ہے وہ سب کے سب موجب جور تمام
سبب ظلم اور کلہم باطل ہین - شریعة مقدسہ نیچر یعنی طبیعة ہنوز منسوخ نہین
ہوئی - حیوانات و بہائم مین محفوظ و مصئون ہے - وہ کون سی عقل کون سی
دانش ہے جو نیچر کے پایہ کو پہونچے - نیچر نے تمام ماکولات مشروبات اور منکوحات
کو کل کھانے پینے والون اور ناکحین کے درمیان حق مشترک قرار دیا ہے
پس کیا ضرور ہے کہ انسان اپنے وہم کی گھڑی ہوئی باتون کے سبب کہ
جنکو قوانین اور آداب بتاتا ہے اپنی مان بیٹی اور بہن سے محروم رہے
اور اور لوگ ان سے متمتع ہون اور اس کے کیا معنی ہین کہ ایک شخص شراکت
کے مال کو اپنے تصرف مین لاکر اوسکی ملکیة کا دعوی کرے - یا یہ کہ کسی
عورة سے نکاح کرکے سب کو اوس سے باز رکھے - اوس قانون مین
کون سی حقانیة ہے جو شراکت کا مال دبا لینے والے کو حقدار جانتا اور
اوس بیچارے کو جو کسی حیلے سے اپنا حق وصول کرے غاصب اور خائن

بتاتا ہے - لہذا ہر شخص پر واجب ہے انسان کی ناقص عقل کے قوانین آداب اور شرائع ظالمانہ طوق کو گردن سے نکال پھینکے - نیچر کی پاک شریعۃ کے موافق مال اور عورتون مین سے جو کچہ کہ اوسکا حق ہوتا ہو اوس کو جس طور سے ہو سکے وصول کرلے اور غضب کرنے والونکو بہ جبر و زبردستی غضب اور جور کے برے فعل سے باز رکھے جب یہ باطل تعلیمین فارس کی قوم مین شائع ہوئین حیا درمیان سے اوٹھہ گئی بے وفائی اور خیانۃ ظاہر ہوئی کمینہ پن اور سفلگی نے زور پکڑا اچھی صفتون نے غلبہ کیا - اور طبعین اِس قوم کی بالکل بگڑ گئین انوشیروان نے اگرچہ مزدک اور اوس کے بعض پیرؤون کو قتل کیا لیکن ان بری تعلیمون کے دور کرنے پر قادر نہو سکا اسیوجہ سے اوس قوم سے نہو سکا کہ عرب کے ایک حملہ کا بھی تحمل کرے حالانکہ اوسکا حریف و ہمسر یعنی بازنطینہ ہے روم سے کتنے قرنون تک عربون سے برابر مجادلہ و محاربہ کرتا رہا -

مسلمانون کی وہ اُمتہ تھی کہ سچے خدائی دین اور سچی آسمانی شریعۃ کے سبب اتنے اچھے عقیدے اور اتنی عمدہ خصلتین اوس اُمتہ کو حاصل ہوئین اور اِس قدر ارکان ستّہ اوس مین استوار ہوے کہ ایک قرن یعنی سو برس مین اون عقیدون اور عادتون کے نتائج سے کوہ الپ و پیرینی سے لے کر سدّ چین تک اپنے تحتِ تصرف مین لائی اور کسریٰ او قیصر کے دماغ کو ہوا کی خاک پر گھسّے دیے باوجودے کہ ایک چھوٹی سی جماعۃ سے زیادہ نتہی اوسکے عمدہ اخلاق اِس درجے تک پہنچ گئے تھے کہ اون اخلاق کے مقتضا سے تھوڑے زمانہ مین سو ملیون غیر مسلمین کو اپنے مذہب مین کھینچ لیا باوجود کہ اونکو اختیار دیا گیا تھا کہ چاہین مختصر سا جزیہ دین چاہین اسلام اختیار کرین یعنی اسلام کے لیے کسی پر جبر نہ ڈالا جاتا تھا - اس طرح کا غلبہ اِس طرح کی عزۃ

اس تحریف امۃ کو برابر رہی یہان تک کہ چوتھے قرن مین نیچری یعنی باطنیین باطنیہ
اور صاحب السر کے نام سے مصر مین ظاہر ہوے - اور انہون نے اپنے
اخوان الشیاطین کو مسلمانون کے جمیع اطراف واکناف خصوصًا ایران مین
منتشر کیا جب ان باطن والے نیچریون نے دیکھا کہ محمدی شریعۃ کے نور نے
تمام مسلمانون کو منور کر رکھا ہے اور دین مصطفے کے علما کمال فضل و وسعۃ
فضل اور نہایۃ بیدار مغزی کے ساتھ اس آئین کی حفاظۃ اور مسلمانون کے
عقاید و اخلاق کی نگہبانی مین کوشش کرتے ہین - لہذا فاسد رایون کے
پھیلانے کے لیے دغا بازی اور تدریج کا طریقہ اختیار کیا - اور اپنی تعلیم کی
بنیاد اس امر پر قائم کی کہ اولًا مسلمانون کے عقائد مین شک کے قائم ہو جانے
ان سے عہد و پیمان لیجیے - اور عہد و پیمان کے بعد ان کو اپنے مرشد کامل کے
سامنے پہنچایے اون لوگون نے یہ بھی کہا کہ ان تعلیمون کے سکھانے والے
لازم ہے کہ ہمیشہ دین اسلام کے رؤسا کے ساتھ تدلیس و نفاق کی چال
چلے اور اوس پر واجب ہے کہ اپنے مطالب کے محکم کرنے پر قادر ہو -
جب یہ کسی کو اپنے مرشد کامل کے دام مین پھانس لائے تو پہلی بات جو
وہ مرشد کامل اسے تعلیم کرتا یہ تھی کہ ظاہری اعمال اون شخصون کے لیے
ہین جو حق کو نہین پہونچے - اور حق عبارت ہے مرشد و راہبر کامل سے - جب تو نے
حق کو پہونچ گیا پس اب تجکو چاہیے کہ اپنے کو ان ظاہری و بدنی اعمال سے
خلع کر ڈالے - پھر تھوڑے دنون کے بعد اوس سے کہتا کہ ظاہری
باطنی تکلیفیں اور سارا اعتقاد اور تقیدین ناقصون کے لیے ہین جو بمنزلہ بہایم کے
ہین اور جبکہ تو کامل نکلا تو لازم ہے کہ اون ساری ظاہری باطنی قیدونکو
تو اپنے ذات سے سلخ کر ڈالے اور اباحۃ کے وسیع دائرے مین قدم رکھے

کیا حلال کیا حرام کیا امانۃ کیا خیانۃ کیا صدق کیا کذب کیا فضائل کیا رذائل
(سب کے سب برابر ہین) پھر اپنے تابعین کے نفوس مین اباحۃ قائم
کرنے پر الوہیۃ کے انکار اور مذہب نیچری کے اثبات کے لیے دوسرا حیلہ
کام مین لا کر کہتا کہ اگر خدا موجود ہو موجودات کے ساتھ مشابہ ہوگا اور اگر معدوم
ہو معدومات کے مثل ہوگا - پر خدا ہر قسم کی شبہ سے منزہ ہے پس خدا موجود
ہے نہ معدوم (یعنی اسم کا اقرار کرو اور مسمی سے انکار) ایک زمانہ تک
یہ اہل باطن کا گروہ پوشیدہ طریقے سے ان تعلیمون کے ذریعے سے مسلمانون
کے اخلاق کے بگاڑنے مین کوشش کرتا رہا علمای دین اور سائر رؤسای
مسلمین اس امر پر مطلع ہو کر درپے معارضہ ہوے - جب ان لوگون نے دیکھا
کہ معارضین بہت ہین تو اپنی باطل راہون کے پھیلانے کے لیے امۃ محمدیہ کے
ہزارون علما صلحا اور امرا خفیۃً قتل کر ڈالے اِن مین سے بعض نے اُن
فاسد اور مضر عقیدونکو فرصت پا کر (الموت) کے منبر پر صاف صاف عالم
پر ظاہر کیا اور کہا کہ قیامۃ کے کھڑے ہوتے وقت کسی طرح کی تکلیف خلق پر نہ ہوگی
نہ ظاہری نہ باطنی - اور قیامۃ عبارۃ ہے حق کے قیام سے اور مین قائم
حق ہون - بعد اس کے ہر کوئی جو کچھ چاہے کرے کہ تکلیف اٹھ گئی
(یعنی انسانیۃ کے دروازے بند ہوگئے اور حیوانیۃ کے کھل گئے) بالجملہ
ان اہل باطن اور تاویل والے نیچریون (ناتورلیسمون) نے مسلمانونکے
سابق قرنون کے - کمال کے حیلے سے خلق کو سارے نقائص و رذائل
کی طرف کہ امتون اور ملتون کو خراب و تباہ کرنے والے ہین بلایا - یہی
جعلی تنزیہ کے حیلے سے الوہیۃ کا اعتقاد کہ اس دنیا مین ساری تکلیفون
کی بنیاد ہے عقلونکی لوحون سے مٹا ڈالا - بمرور زمان امۃ محمدیہ کے اخلاق کو بے

پہنچ تک بگاڑ کے رکھدیا اور اوس شریف امت کے پسندیدہ عقیدون اور نیک خصلتون کے ستونکو
ہلاڈالا یہانتک کہ اونکی شجاعة و مردانگی ڈر اور بزدلی امانة و صداقة خیانة و دروغگوئی اور
محبة اسلام بہیمی شخصی محبة سے بدل گئی اسیوجہ سے تہا کہ فرنگ کے کمینون کی ایک جماعة نے
پانچوین قرن مین شام کی سرزمین مین ہجوم کرکے سیکڑون شہرون اور دیہاتون کو خراب
کرڈالا ہزارون کے ناحق خون کیے اور قریب دو سال تک مسلمان اون کمینون کے دفع سے
عاجز رہے۔ حالانکہ اوس فساد اخلاق اور تباہی عقائد سے پہلے فرنگ کی قوم کو اپنے ملک
مین بہی مسلمانون کے ہاتہ سے راحة و آرام نہ تہا۔ اسی طرح تاتار ترک و مغول اوباشون کے ایک
گروہ نے چنگیز خان کے ساتہہ اکثر محمدیون کے شہر کو ویران کرکے لاکہون کے خون کو خاک مین ملادیا
اور مسلمانون کو اتنی قوة نہ ہوئی کہ اس بلا کو اپنی ذات سے دور کرین باوجودیکہ اول اسلام مین
باوجود قلة عدد کے سرحد چین تک مسلمانون کے گہوڑون کی جولان گاہ تہی یہ سب ذلة حقارة
خرابی ویرانی مسلمانون کے لیے حاصل ہوئی مگر خیانة دروغگوئی بزدلی گرانجانی ضعف
اور سستی سے جنکے آثار وہ سب فاسد تعلیمین تہین۔ چونکہ دین اسلام کے اخلاق و آداب
اکثر نفوس سے بالکل زائل ہو گئے تہے لہذا ان لوگون نے ہزارون کوشش سے سالہای دراز کے
بعد شام کی سرزمین فرنگ کے ہاتہ سے لیکر چنگیزیونکو شرف اسلام سے مشرف کیا لیکن اونسے
یہ نہوسکا کہ اوس ضعف کو بالکل زائل کرڈالین۔ اور اپنے اوس غلبہ قوة کو دوبارہ پہیر لائین
کیونکہ وہ غلبہ انہین سچے عقیدون اور پسندیدہ خصلتون کا
نتیجہ تہا اور فساد کے راہ پانے پر اوسکا اعادہ دشوار ہوا اسیوجہ سے ہے کہ تاریخ والے
مسلمانون کے تسلط کے انحطاط کی ابتدا محاربہ صلیب سے لیتے ہین پر چاہیے یون تہا کہ مسلمانو
کے ضعف اور اون کے کلمے کے تفرق کا آغاز اون ہی فاسد تعلیمون اور باطل رایون کے شروع سے
لیتے۔ مخفی نرہے کہ بابی جو اس اخیر زمانہمین ایران مین پاے گئے اور جنہون نے بندگان
خدا کے ہزارون خون کیے وہ اونہین الموت کے نیچریون کے کوچک ابدال اونہین کے دکرہ

کے طبیعیین کے چیلے یعنی کجکول بردار ہین اور اونکی تعلیمین ہنین تعلیمونکا نمونہ ہین پسیر منتظر رہنا چاہیے کہ مابعد مین اونکے اقوال سے اُمتہ ایرانیان پر اور کیا کیا تاثیرین ہوتی ہین فرانسیس کی اُمتہ وہ یکتا اُمتہ تہی کہ سعادۃ کی اون چہہ بنیادونکے واسطے سے قطعاً جو ہین رومانیون کے بعد دانش و کارروائی کا علم بلند کرے فرنگ کے تمام اُمم کے تمدن کا موجب ہوئی اور اون اصول جلیلہ کے سبب غالب اوقات جمیع بلاد مین صاحب تلمذ و افادہ رہی یہانتک کہ مسیح کی پیدایش سے اٹھارہوین قرن مین (وولٹیر) اور (روسو) رافع الخرافات اور منور العقول کے نام سے ظاہر ہوے - ان دو شخصون نے ایپکورس (ابیقور) کلبی کی قبر کہول کر ناتورلیسمی کی پرانی ہڈیونکو زندہ کیا تکلیفین اٹہادین اباحۃ و اشتراک کے بیج بوے - اداب و رسوم کو خرافات سمجہے ادیان کو انسان ناقص العقل کی بدعت خیال کیا - اور دونون صاف صاف الوہیۃ کے انکار اور انبیا کے برا کہنے مین مشغول ہوے یہانتک کہ (وولٹیر) نے بہتیری کتابین انبیا کی خطا و تمسخر بدہی اور مذمت مین تصنیف کین - ان باطل اقوال نے فرانسیسیون کے دلون پر اثر کیا اور بیکبارگی عیسائی مذہب سے دست بردار ہوگئے - اور نیچر کی پاک شریعۃ یعنی اباحۃ و اشتراک کے دروازے اپنے منہ پر کہول لیے حتی کہ ایک روز ایک لڑکی کو لا اور گرجے کی محراب مین رکہا اوس قوم کے رئیس نے ندا کی کہ لوگو بعد ازین بجلی اور گرج سے نہ ڈرو - اور ایسا گمان نکرو کہ یہ باتین تمہارے تہدید کے لیے آسمانی خدا کی طرف سے ظاہر ہوتی ہین بلکہ یون سمجہو کہ یہ طبیعت یعنی نیچر کے آثار ہین - سوی نیچر کے کوئی دوسرا موثر عالم وجود مین نہین ہے پس اب اوہام کی پوجا نکرو - اور گمان کی راہ سے اپنے لیے ایک خدا مقرر نکرو اور اگر چاہتے ہو کہ کسی چیز کی عبادۃ پرستش ضرور ہی کرین تو یہ لڑکی یہان محراب مین صنم کے مثل کہڑی حاضر ہے ان ہی دو شخصون کی فاسد نیچری تعلیم اولاً فرانس کے مشہور خلفشار کا موجب ہوئی - دوسرا سبب یہ ہوا کہ فساد اخلاق تفرق کلمہ اور

اختلاف مشارب نے اوس امت کے آحاد کو گھیر لیا۔ یہانتک کہ رفتہ رفتہ مختلف رایون جداگانہ
مشرب ہوگئے لوگونکی ہر ایک طائفہ اپنی اپنی طرف مشغول ہوکر لینے اپنے مقصدون اور اپنی اپنی لذتونکے
حاصل کرنیمین کوشش شروع کی اور منافع عامہ سے منہ پھیر لیا۔ اسی سببسے اونکا خارجی نفوذ کیا
یورپ کیا ہر جگہ تمام رو بہ نقصان ہوا۔ ناپلیون اول نے اگرچہ دوبارہ مسیحی دین کو رونق دی
مگر اون تعلیمونکا اثر دلون میسے نہ گیا اور اختلاف مشارب زائل نہوا اور آخر کار یہ ہوا کہ جرمنی کے
ہاتھون سے شکست کھائی اور وہ نقصان اونکو پہنچا جسکا سالہای دراز کے بعد بھی جبر
نہین ہوسکتا۔ بلکہ وہ مضر تعلیمین باعث اسکا ہوئین کہ (سوشلسٹ) یعنی اجتماعیین کا
طائفہ اونمین پیدا ہوا۔ جو ضرر اور خسارہ کہ اس گروہ سے فرانس مین پہنچا وہ بھی
جرمنی کے ضرر و خسارہ سے کم نہ تہا (فرانس کی تاریخ جنگ کیطرف رجوع ہو) اگر ان
اچھے عقیدون اور پسندیدہ خصلتون والے اس امر کا تدارک نکرتے یہ قوم اپنے باطل
مقصدون کی پورا کرنیکے لیے فرانس کو زیر و زبر کرکے خاکمین ملا دیتی —

پوشیدہ نہ رہے کہ امت عثمانیہ اسی نیچریون کے فاسد عقیدہ کے بعض امرا و عظما مین ظاہر
ہونیکے سبب اس رنج دینے والے حال کو پہنچی حتی کہ وہ لشکری افسر جنہون نے
اس اخیر لڑائی مین خیانت کی اور خرابی کا باعث ہوئے وہی تھے جو نیچری طریق پر چلتے
اور اپنے نمونے افکار والا سمجھتے یعنی نیچری تعلیم کے سبب ایسا گمان کرتے کہ انسان
سارے حیوانات کے مثل ہی۔ اور یہ اخلاق یہ عادات جن کو اپنے حق مین فضیلت شمار
کرتا ہی نیچر کے خلاف اور عقل کی فضول باتون میسے ہین چاہیے کہ ہر شخص جہانتک
کہ ہوسکے اور جسطرح ہوسکے کہ ممکن ہو حیوانی لذتین اور شہوتین اپنے لیے حاصل کرے
اور قیدونکے خرافات اور بے عقل آدمیون کے بیہودہ جعلیات کے سبب اپنے کو
لذتون سے محروم نکرے جب انسان فنا ہوجاتا ہے پھر شرف کیا حیا کیسی اور امانت و صدق
کیا بلا۔ اسی واسطے انہون نے باوجود رتبہای جلیلہ کے سفلگی کو قبول کرکے تھوڑی

قیمتہ پر عثمانیون نے اتنے برس کے شرف کے گھر کو برباد کردیا۔

(سوشلسٹ)۔(کمونسٹ)۔(نہلسٹ) یعنی اجتماعیین اشتراکیین اور عدمیین یہ تینون گروہ اسی طریق کے رہسپر ہین۔ اپنے کو محب الفقرا والضعفا والمساکین کے نام سے ظاہر کیا ہے۔ ان طائفون مین سے ہر ایک اگرچہ اپنے مطلب کی ظاہر جداگانہ طور سے تقریر کرتا ہے لیکن اُن کی غایتہ ونہایتہ مراد یہی ہے کہ سارے انسانی امتیازون کو اُٹھا کر مزدک کے مثل سب آدمیون کو کل چیزون مین شریک کرلین۔ اس فاسد مقصد کے پورا کرنے کے لیے کتنی خونریزیان کین کتنے فساد اور فتنے برپا کیے۔ اور کتنی عمارتون اور دیہاتون مین آگ لگادی یہ لوگ کہتے ہین جمیع لذائذ جو روی زمین پر ہین سب نیچر یعنی طبیعہ کے فیوضات ہین پس نہ چاہیے کہ کسی شخص کو کوئی اختصاص کسی چیز کے ساتھ بغیر ان لوگون کے جو انسانیۃ مین اوسکے شارک ہین۔ بلکہ چاہیے کہ ساری لذت کی چیزین اور مشتہیات تمام افرادِ انسان کے درمیان حق مشترک رہین یہی یہ بھی کہتے ہین کہ نیچر کی پاک شریعتہ یعنی اباحہ و اشتراک کے شیوع و نشر کا سب سے بڑا سد اور سب سے زیادہ محکم مانع دین اور سلطنتین ہین پس لازم ہے کہ انکی بنیاد ہی ڈھا دیجئے۔ اور پادشاہون اور دیگر رئیسون کو نیست و نابود کرڈالیے۔ اگر کوئی شخص اپنے کو کسی لذت کے ساتھ مخصوص کرکے اپنے کو کسی ایک نعمت یا فضیلت کے ساتھ ممتاز کرے۔ اور نیچر یعنی طبیعتہ کی پاک شریعتہ کے ساتھ مخالفتہ سے پیش آئے اوس کو قتل کرنا چاہیے تا اور لوگ اس نیچر کی پاک شریعتہ کے حکم سے سرنہ پھیرین گردن کشی نہ کرین۔ ان تین گروہون نے اپنی مفسدانہ افکار کے پھیلانے کے لیے کوئی حیلہ کوئی فریب اس کے سوی نہ پایا کہ مدرسے بنائین یا یہ کہ مکتبون اور مدرسون مین معلم مدرس ہو کر تھوڑا تھوڑا کرکے اپنے افکار کو بچون کے ذہن صافی مین جگہہ دین۔ اسی وجہ سے بعض مدارس کے بنانے مین

مشغول ہوے اور بعض متفرق ہوکر ان مین سے ہر ایک بلاد فرنگ کے کسی مدرسے مین معلم ہوکر اپنے باطل
خیالون کو پھیلانے اور شایع کرنے کی کوشش کرنے لگا - اسی وسیلے سے اون کے گروہ مین لوگ بہت ہوگئے
اور تمام اطراف ممالک یورپ مین منتشر ہوے خصوصاً ممالک روس مین بلاشبہ اگرچہ تین طائفے قوۃ
پکڑین نوع انسانی کے انقراض و اضمحلال کا موجب ہون چنانچہ اسکی وجہ پیشتر گذری - اجارنا اللہ
من شرور اقوالہم و افعالہم (مونسٹر) وہ پچھلا پیمبر اور برگزیدہ نبی نیچر کا کہ اولاً ممالک انگریز مین تھا
پھر بعد ازان سرزمین امریکہ مین ہجرۃ گزین ہوا اوس نے بالہام طبیعۃ یعنی نیچر یون مصلحۃ دیکھی کہ
اباحۃ و اشتراک کی نعمۃ عظمی کو فقط اونمین کو عطا کیجیے جو نیچر پر ایمان رکھین لہذا دو کمپنیان قائم کین
ایک مومنین کی دوسری مومنات کی اور کہا کہ ہر ایک مومن ہر مومنہ پر مطلق التصرف ہے اسیوجہ
سے ہے کہ اگر مومنات مین سے کسی ایک سے سوال ہو تو کسکی بیوی ہے تو جواب دیتی ہے کمپنی کی بیوی -
اسیطرح ان عورتون کی اولاد سے اگر پوچھا جاے تو کسکا بیٹا ہے جواب دیگا جمیعتہ کا بیٹا - ہنوز اسکے
شر و فساد کے شعلے نے کمپنی کی چاہ و دل سے سر نہین نکالا - خداوند تعالی کو معلوم ہے کہ کسوقت
اسکا شرارہ عالم کو پکڑلے اور انسان کے خانمان کو جلا کر خاک سیاہ کر ڈالے -

وہ منکرین الوہیۃ یعنی نیچری جو مہذب دوست دار اور خیرخواہ قوم کے لباس تلبیس مین ظاہر ہوے
ہین جنہون نے اپنے کو چورونکا شریک قافلے کا رفیق ٹھہرا رکھا - غیبون اور بلیدون کے آگے
علم دانش و کاردانی بلند کر رکھا اور خیانتہ کے لیے نئی بنیاد ڈال رکھی ہے جو دو تین تودی کی ہوئی
ناتمام باتون پر پھول بیٹھے - بصد کبر و ناز مونچھون پر تاؤ دیتے پھرتے - اپنے کو باوجود نہایت
جہل و نادانی کے ہادی اور راہبر بتاتے اور اپنے تمام اخلاق رذیلہ و صفات ذمیمہ کے ساتھہ بھی
اپنی کو مہذب تصور کرتے ہین اور جنہون نے عقل و خردمندی کو بے وفائی دغابازی اور زور مین
منحصر سمجھہ رکھا ہے بہت شرمندگی کھینچتا ہون کہ مین اونکا ذکر کرون - اور مجھے نہایت شرم آتی
ہے اونکی روش و کردار کی تحریر سے کیونکہ ان کے مقصد نہایت پست ہین اسلیے کہ
یہ چاہتے ہین کہ اپنے پیٹ کے لیے اپنی امتہ کی بنیاد اکھیڑ پھینکین - اور اسکے رشتہ

اتفاق کو ایک دوسرے سے جدا کر ڈالین اِن کے افکار کی جولان گاہ بہت تنگ ہے
اور ہنوز اپنے مسلکے سے بہی انہون نے قدم باہر نہین رکھے قلم کو ہی تنگ اثنا ہا کہ جولان گاہ مین
حرکتہ کا یارا نہین - اسقدر رکھہ سکتا ہون کہ یہ پیا چو یعنی ادرون کے پہلوان ہنبہ ہمین اُتی
پڑہنے والے جاہین ہے - جو کچہ کہ بیشتر ذکر ہوا اوس سے ہر شخص کو بخوبی معلوم ہوگا کہ
یہ نیچرین یعنی دہریون کا گروہ جسمیں انہ مین کہ ظاہر ہوا اوس کے اعادکے اخلاق کو
اپنی فاسد تعلیمون کے سبب ہزارون تلبیس تدلیس سے خراب کیا اون کے قصر سعادۃ کی بنیا
کو کہو د کر رکھ دیا - خیانتہ - دروغگوئی گران جانی شہوۃ پرستی کو رواج دیا یہانتک کہ
تدریجاً اوس امۃ کے نام کو لوح وجود سے مٹا ڈالا یا یہ کہ فقر و غلامی کی رسوائی مین مبتلی
کیا مع ذالک اس گروہ مین بعض اپنی اصلی مقصد کو کہ اباحۃ و اشتراک ہے تدلیساً مخفی رکہکر
ظاہر مین صرف الوہیۃ اور روز بازپرس کے انکار پر اکتفا کرتے ہین لہذا مین بیان کرنا
چاہتا ہون کہ یہ تعلیم نفس ہیاۃ اجتماعیہ کے فساد اور ارکان مدنیۃ کے تزلزل کو کافی
ہے کوئی سبب اس تعلیم سے زیادہ موثر فساد اخلاق مین پایا نہین جاتا - ممکن نہین کہ
کوئی آدمی نیچری ہو اور باوجود اس کے بہی مہذب اخلاق اور امانۃ صداقۃ مروۃ
اور جوانمردی والا ہو - پس مین کہتا ہون ہر فرد انسان کو بحسب سرشت اور
خلقۃ کے بہت سی شہوتین اور خواہشین ہین جنکے مقابلہ مین مشتہیات اور ملائمات عالم
خارج مین رکھے گئے ہین وہ شہوتین بذاتہا یون اقتضا کرتی ہین کہ انسان حرکۃ
اور سعی کرکے اون مشتہیات کو حاصل کرے اور اون سے اپنی خواہشونکا علاج کرے اور
سورۃ یعنی تیزی و تندی نفس کو توڑ ڈالے - اب چاہیے اونکا حاصل کرنا بنہج حق
ہو یا بنہج باطل اور اونکا ہاتھہ مین لانا چاہیے فتنہ فساد خونریزی اور حق کے
دبا لینے کا موجب ہو یا یہ کہ بغیر اِن مفاسد کے اوسکو دستیاب ہو جائین - اِن
قوی مقتضیات اور فعّال باعثون کو غیر معتدل تاثیرون سے باز رکھنا اور اون موثر

شبھوتون والے انسان کو حق پر راضی کرنا تعدی و دست برد سے روکنا ان چار
چیزون مین سے کسی ایک کے ذریعے سے متصور ہوتا ہے یا یہ کہ ہر صاحب حق (حق دار)
ایک تلوار ہاتھ مین پکڑ کر اور ایک سپر کندھے پر رکھ ایک پاؤن آگے ایک پاؤن پیچھے جما
رات دن اپنے حق کی حفاظت مین کوشش کرے یا شرافت نفس جیسا کہ ارباب
اہوا (حرص و ہوا والے) ادعا کرتے ہین یا حکومت یا اعتقاد اس بات پر کہ عالم کا
ایک دانا صانع اور اچھے برے عمل کیلیے اس حیاۃ کی بعد ایک معین جزا ہے یعنی دین۔
پہلی وجہ موجب اس بات کا ہوتی ہے کہ حقوق کی حفاظت اور تعدیون کے دفع کیلیے
خون کے سیل بہین۔ پہاڑ اور گھاٹیان انسانی افراد کے خون سے رنگین ہون
اور ہر قوی ہر ضعیف کو کچل ہی کر رکھ دے۔ یہانتک کہ آخر الامر یہ نوع تمام اور
اس کا نام وجود کی لوح سے محو ہو جاے۔
وجہ ثانی۔ سو جاننا چاہیے کہ شرافت نفس وہ صفت ہے کہ اس صفت والا ان عملون
اور فعلون سے جو اوس کے عشیرہ قبیلہ کے نزدیک ذمیم و قبیح ہون اجتناب
کریگا۔ اور خستہ نفس وہ صفت ہے کہ اس صفت والا بری باتون سے پرہیز نہین کرتا
اور قبیح و تشنیع سے متاثر ہوتا۔ ہر آدمی پر واضح ہے کہ اس صفت یعنی شرف نفس کی
کوئی معین ماہیت اور حقیقت انسون کے نزدیک نہین ہے کہ اوس کے ذریعہ سے شہوات کو
حد اعتدال پر لا سکے اور ہر شخص کو اپنے اپنے حق پر راضی کرکے پایہ انتظام کو محکم کر سکے
کیا تم ملاحظہ نہین کرتے بہتیرے ایسے امور ہین جنکا کرنا ایک امت کے نزدیک خست
و دنارۃ شمار کیا جاتا ہے وہی امور دوسری امت کے نزدیک شرف و کمال نفس کے
آثار اور مدح و ستایش کے موجب ہین۔ حالانکہ فی الحقیقہ عین تجبر و ظلم و غدر ہین
چنانچہ لوٹ کھسوٹ چوری راہزنی اور کسی کو جان سے مار ڈالنا بہتیرے قبیلون
کو ہیوان اور بادیہ باشون کے نزدیک نہایۃ کمال اور غایۃ شرف نفس ہے۔ اسی طرح

حیلہ بازی مکاری منافقی ایک قوم کے نزدیک خستہ شمار کیجاتی ہے دوسری قوم ان ہی
باتونکو عقل کاروانی اور کمال شمار کرتی ہے وجہ یہ ہے کہ اگر تم ہمیں امر مین غور کرو
کہ ہر حادث کے لیے ایک علة ہی اور انسان کے اختیاری افعال کی علة غائی
اوس کا نفع ہے تو تم بخوبی دریافت کرلوگے کہ شرافة نفس سے متصف ہونیکی
جاہ ووسعت کے حاصل کرنے مین سعی اور اوس کی خستہ ونادارة سے خوف
بسبب انسان کی رغبة اور میل کے ہے طرف طریق معیشت کے کشادہ کرنے کے اور بچنا
اوس کا ہے مسالک زندگانی کی تنگی سے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ شرافة نفس کے ساتھ
متصف ہونے سے معتمد علیہ ہونگا امانة وصداقة کے ساتھ مشہور ہو کر میرے اعوان
وانصار بہت ہوجائینگے اور بارونق کثرت سے معیشت کی راہین اور اسباب زیادہ
ہوجائینگے بخلاف خستہ ونادارة نفس سے متصف ہونیکے کہ وہ تنفر قلوب کا موجب
اور دوستون کی کمی کا باعث ہوکر مین معیشة کے ابواب مسدود کردیگا۔ پس شرافة نفس کی
مقدار طلب اس صفة کے تمکن اور عدم تمکن کا ضعف اور قوة اسکے درجات
اور مراتب اور اسکی تاثیرین ارباب تعدیات وشہوات کے روکنے مین طبقات
مردم کی معیشتون کے موافق ہوتی ہین۔ یعنی طبقات ناس اوس صفة کے
حاصل کرنے مین اوسیقدر کوشش کرینگے کہ اونکی معیشت کو نافع ہو اور وہ ضرور
گزند سے محفوظ رہین۔ بلکہ ہر ایک طبقہ شرافة نفس اوس صفة کو شمار کرتا ہے
جس سے رتبے اور معیشت کی حفاظت ہوسکے جو چیز کہ اس پر مزید ہو اوس کے
فقدان کو ہرگز نقص ودناءة نہین جانتا اگرچہ اور طبقات کے نزدیک نقص وخستہ
ہی کیون نہ شمار کیاجاوے اور نہ اوس کے استحصال کی کوشش عمل مین لاتا۔ دیکھو
اکثر سلاطین والیان اسطرح باوجود اعتقاد شرافة نفس کے عہد شکنی سے پروا نہین کرتے
خصوصا اون کے ساتھ جو عظمة اور جلالة مین اون سے کم ہین۔ اور نہ جور وظلم اور تمام

افعالِ ذمیمہ سے پرہیز کرتے اور ان امور مین سے کسی ایک کو بھی خستہ و ونارۃ نہین
گنتے حالانکہ ان باتون مین سے اگر ایک بھی احادِ رعیّۃ سے سرزد ہوتی تو وہ خسیس اور
دنی النفس شمار ہوتے اور اسیوجہ سے انکے امر معیشت مین خلل واقع ہوتا حتی کہ سائرِ
طبقات بھی ان امور کو اپنے سلاطین و امرا کے حق مین خستہ و ونارۃ سے نہین جانتے
بلکہ اور باتون پر حمل کرتے ہین۔ اور طبقۃً بعد طبقۃٍ جمیع طبقات عالیہ کا طبقاتِ سافلہ
کے ساتھ یہی حال ہے۔ سبب اس امر کا یہ ہے کہ طبقاتِ عالیہ اپنے کو اون افعالِ
شنیعہ کے ضرر سے محفوظ و مصئون جانتے ہین پس انتظام عالم کا دار و مدار اگر
اسی شرافتِ نفس پر ہو تو ہر ایک طبقۂ عالیہ طبقۂ سافلہ پر دست تعدی دراز کرے اور
شر و فساد کے دروازے اس بیچارے انسان کے منہ پر کھل جائین۔ علاوہ برین جون
کہ اس صفت سے متصف ہونے سے غرض ہی معیشہ کے طریقون کا کشادہ کرنا اور مسالک
زندگانی کی تنگی سے بچنا جیسا کہ معلوم ہوا پس ہرگز یہ خصلۃ انسان کے لیے باطنی
تعدیون مخفی خیانتون اور رشوۃ خواریون سے محکمون کے گوشون مین مانع نہین
ہوسکتی۔ کیونکہ انسانِ طالب کشائش عیش جانتا ہے کہ ان مخفی خباثت سے بغیر اس کے
کہ ذنائۃ کے ساتھ مشہور ہون اصلی مقصود کو پہنچ جاؤنگا۔ جیسا کہ دیکھتے ہو کہ شرف
نفس کی طرف بلانے والون سے کیسے کیسے اعمال محکمون کے گوشون مین ظاہر ہوتے
ہین پس کسی کو نہ چاہیے کہ شرف نفس کو عدل کی میزان قرار دے اور یہ گمان کرے
کہ اس صفت سے ہر آدمی کو اوس کے حق پر راضی کرکے ساری ظاہری باطنی
تعدی اور دست برد کی روک ہوسکتی ہے اگر کوئی کہے کہ طلب شرافتِ نفس کے اسباب
مین سے ایک حبِ محمدۃ و ستائش بھی ہے تو ہوسکتا ہے کہ ہر شخص ثنا و صفت حاصل
کرنیکے اپنے کو شرافت کی اعلی درجے سے متصف کرکے اپنے کو جمیع رذائل اور دنی باتون
اور تضییعات و مجازفات سے دور کرے۔ تو مین یہ جواب دیتا ہون کہ اولاً تو ایسے آدمی

کمتر پائی جاتے ہین کہ مدح و ثنا کو بدنی لذتون اور شہوتون پر مقدم رکھین - اگر طبقات مردم کیطرف نظر کی
جای تو یہ بخوبی ظاہر و ہویدا ہو گا - ثانیا چونکہ ان انسانہا حیوان منش کی مدح و ثنا کیواسطے پہلا موجب اور
ان زور یے مورخون اور جھوٹے شاعرون کی ستایش کیلیے پہلا باعث غنا ثروۃ جاہ جلال اور
شوکت ہی اگرچہ ان کا استحصال غیر لائق طریقون سے کیون نہ ہوا ہو اور ہر چند ان امور کے حاصل کرنے مین
ہزارون تعدیان اور ستم کیون نہ سرزد ہوے ہون - لہذا غالب نفس اس امر مین کوشش کرینگے کہ اپنی کو
غنا ثروۃ والا بنائین اور جاہ و جلال کا مالک کرین - تاکہ بدنی لذتین بھی حاصل کرین اور ان فخر
دینے والون کے ممدوح بھی بنین - اور ایسے آدمی کمتر پائے جاتے ہین کہ ثنا صفتہ کے طالب ہو کر راہ حق فضیلۃ
شرافۃ نفس سے سچی ثنا ستایش اپنے لیے حاصل کرین - جو کچھ کہ لکھا گیا اوس سے ظاہر ہوا کہ شرافۃ نفس کی
خصلۃ کسی طرح سے شہوتون کی تعدیل تعدیون کی روک اور عالم کے انتظام کیلیے کافی نہین - ہان
اگر شرافۃ نفس کسی دین کے ساتھ مستند ہو اور اوس دین مین اوسکی ماہیت متقرر و متعین ہو گئی ہو تو
اوس منشا اور مبنا کی جہت سے سلسلہ معاملات کے انتظام کا موجب ہو گا نہ بذات خود - جیسا کہ جلد ہم
بیان مین اسکی طرف اشارہ ہوا - وجہ ثالث - سو مخفی نہ رہے کہ حکومت کی قدرت ظلم و جور ظاہری
دفع پر مقصور ہے - لیکن اہل شہوات کے باطنی فریب زور بہتان اور فساد کو کسطرح سے روکیگی
اور پنہانی حیلون فریبون اور ستم پر کس طور سے مطلع ہو جائیگی - کیا اوسکے دفع مین کوشان ہو
علاوہ برین اوسکے حکام و اعوان سب کے سب شہوتون والے ہین پھر کون سی چیز اون قدرۃ والون کو
فعال شہوتون کے مقتضیات سے منع کریگی اور بیچاری رعایا کو کون سا امر اونکی حرص
طمع اور خود اون سے خلاصی بخشے گا - جب اونکا کوئی روکنے زجر کرنے والا نہین ہے البتہ وہ
حاکم خفیہ چورون کے سردار اور ہر ہزارون کے سرگروہ بنکر اون اتباع و اعوان سب کے سب ظالم
اور چور اور غدر کے آلات شر و فساد کے سامان اور فریب و مکر کے ہتیار ہو جائینگے اپنی
شہوتونکی پیاس کی بیچارون کے خون سے تسکین کرینگے اپنے قصرون (محلون) کو بے نواؤن کے
خون سے منقش و مزین فرمائینگے بالجملہ بندگان خدا کی ہلاکۃ اور شہرونکی خرابی و تباہی مین کوشش اور سعی
عمل مین لائینگے پس ارباب شہوات کو تعدیات و اجحافات سے روکنے کے لیے کوئی اور سبب باقی رہا کہ
وجہ رابع یعنی اس بات کا بیان کہ عالم کا ایک صانع دانا و توانا ہے اور اس امر پر جو قادر عمل خیر کیلیے

اس خیانۃ کے بعد ایک جزائی ہین ہے الحق لہ یہ دو اعتقاد شہوتوں اور ظاہری باطنی تعدیون کے روکنے کیلیے
ایک مضبوط بنیاد حیلون اور زوروں اور فریبوں کے دفع کرنیکے لیے ایک محکم رکن اور حقوق کے احقاق
کیلیے ایک بہت ہی اچھا باعث ہے یہی دونوں پوری امنیۃ اور پوری رفاہیۃ کا سبب ہین بغیر
ان دو عقیدوں کے ہرگز ہیأۃ اجتماعیہ صورۃ وقوع قبول نہین کریگی نہ مدنیۃ ہستی کا لباس پہنیگی نہ معاملات کی
پایہ استوار ہوگا - اور نہ مصاحبتین اور معاشرتین بے غل و غش ممکن ہوسکین گی - اگر کسی کو یہ دو اعتقاد نہون
کسی طرح اوسکے لیے فضائل کیطرف بلانے والا اور رذائل سے منع کرنے والا امیہ نہوگا اور نہ کوئی
چیز اوسکو خیانۃ اور دروغ گوئی منافقی اور مزدوری سے باز رکھ سکیگی اس سبب سے کہ سارے ملکات اور اختیاری
افعال کی علۃ غائی ہم بیان کرچکے کہ نفس انسانی ہے جسکی کو ثواب عقاب کا اعتقاد نہوگا تو پھر کونسی
چیز اوسکو اون صفات ذمیمہ سے منع کرکے اخلاق حسنہ کی طرف بلائیگی خصوصًا اوس وقت مین جبکہ
انسانکو معلوم ہوکہ ان دونون باتون سے متصف ہونیسے دنیا مین کوئی ضرر اوس پر مترتب ہوگا نہ ان
اخلاق کے اختیار کرنے سے اوسکو کوئی فائدہ ہی پہونچ جائے گا اور کونسا امر اوس پر عادۃ مناصرۃ
مرحمۃ مروۃ جوانمردی اور دیگر امور کو کہ ہیأۃ اجتماعیہ کو اون سے گریز نہین لازم کر دیگا -

پڑھنے والونکو معلوم ہوا کہ طبیعتین یعنی نیچریون کی پہلی تعلیم انہین دو اعتقادون کو اوٹھا دینا ہے جو سارے
دینون کی بنیاد ہین اور اونکی آخری تعلیم اباحۃ واشتراک لیکن قوم ہی ہیأۃ اجتماعیہ کی برباد اور مدنیۃ کی
بنیاد کو ڈہانے والی اخلاق کی بگاڑنے والی علوم و معارف کے ارکان کی خراب امتون کی ہلاک و رنجوہ وغیرہ
ناموس کی زائل کرنیوالی یعنی ہے خیانت کی جڑین کذب و دروغ کے جھنڈے اور حیوانۃ کے بلانے والے انکی
محبۃ و دوستی کیمیدا انکی مصاحبۃ مکر - انکی ملائمۃ غدر و بیوفائی انکی دوستیان اور مجاملہ حیلہ - انکی صدقۃ
درستی فریب - ان کا دعوی انسانیۃ جال انکا علوم و معارف کی طرف بلانا شست و قلاب
امانۃ مین خیانۃ کرتے راز کی حفاظۃ نہین کرتے انکے دوست عزیز کو ایک پیسے پر بیچ ڈالتے ہیں پیٹ کے
بھرنے شہوت کے غلام اپنی شہوۃ پوری کرنیکے لیے کسی قسم کی خسیس اور ردی عمل سے شرم نہین کرتے نہ
ناموس اور عار و ننگ کو کسی طرح پہچانتے نہ شرف نفس سے خبر رکھتے ہیں اس گروہ مین لڑکے اپنے باپ سے
اور لڑکیان باپ بھائی دونون ہی سے پناہ مین نہین (ہان حرکۃ طبیعی کو کوئی کسطرح روک سکے)
اگر کوئی شخص انکو بدن کی نرمی سے جو سانپ کے مثل ہی فریب کھائے ان کے سانپ کیطرح کے خط و خال پر فریفتہ ہو

انکا طمع لیا ہوا قول اوسکو پسند آے ان کے حیلے اوسکی دمین ہمارے دین اور [illegible]
لے کہ یہ توہم موجب تمدّن اور باعث انتظام بلاد یا سبب نشر علوم و معارف ہے، یا یہ خیال کر
کہ نگی کیونکہ نہین ہین وہ بار ضرورة کے وقت حافظ ہمارے ہین تو اوسکی عقل پر رونا اور ہنسنا دونون
ہی چاہئے کیونکہ ہنسی کی بہی جگہہ ہے اور رونیکی بہی ۔

پس ساری اون باتون سے کہ ہمنے بیان کین یہہ اوضح ظاہر ہوا کہ دین اگرچہ باطل اور سب
دینون سے فسیح تر ہو چارون دو رکن رکین کی جہت سے یعنی صانع پر اعتقاد اور ثواب عقاب
پر ایمان ہونیکے سبب اور اون اصول ستّہ کے سبب جو دافع دین و کیش ہین مادیین یعنی
نیچریون کے طریقے سے عالم مدنیة اور حیاة اجتماعیة اور انتظام امور معاملات مین اس دار دنیا کے
بلکہ جمیع انسانی اجتماعون اور ساری بشری ترقیون مین کہین بہتر ہے ۔

چونکہ نظام عالم نہج حکمة پر رکھا گیا ہے اور نظام عالم انسانی جزو نظام کل ہے اسی
کہ جسوقت یہ حیاة اجتماعیة مین خلل ڈالنے والے یعنی نیچری ظاہر ہوے انسانی نفوس نے انکے دفع
و قمع پر ہمت مصروف کی۔ نظام حقیقی مدنیة دین ہے اور اوسکی اختیار کرنے والون ان ازمان مین بلیغ
کوشش کین الغرض اوس مزاج کبیر نے اپنے سعی خداداد کیوجہ سے کہ حکم کلّیہ کا اثر ہے انہین
قبول نکرکے فضلات کے مثل دفع کیا۔ اسی لیے اگرچہ مدّتین ہوئین کہ انہون نے اس عالم مین
قدم رکھا اور ارباب سوفسطہ [illegible] بعض خائن نفوس نے بجہة اپنے دلی مقصدون کے ہر وقت مین
انکی تائید بہی کی لیکن پایداری اور ثبات حاصل نہ کر سکے۔ گرمیون کی گہٹائی کی طرح
جس زمانے مین کہ ظہور کیا جلدی سے متفرق اور نیست و نابود ہو گئے اور حقیقی نظام عالم
انسانی یعنی دین متمکن و مستقر ہوکر یہ بے انتظامیون کے مادّے زائل ہو گئے ۔

جب یہ معلوم ہوا کہ مطلق دین انسان کی نیکبختیون کا سرمایہ ہے پس اگر محکم بنیادون
استوار پایون پر رکھا گیا ہو تو البتہ وہ دین بوجہ اتم پوری سعادة اور کامل ترقی
کا سبب ہوگا۔ اور بطریق اولی ظاہری معنوی ترقیون کا موجب ہوکر مدنیة کے علم کو اپنے
پیروون کے درمیان بلند کرے گا بلکہ دینداروں کو ساری عقلی نفسی کمالات تک پہونچا
اور دونون جہان کی نیکبختی کیطرف انہین واصل کر دے گا ۔

اگر ادیان پر غور کرین تو ایسا کوئی دین دکھائی نہین دیتا جو مثل دین اسلام کے محکم و استوار
اساس پر رکھا گیا ہو کیونکہ امتون کا مدارج کمال پر عروج کرنا اقوام کا معارج پر چڑھنا قبیلونکا
فضائل کی سیڑہیون پر صعود کرنا انسان کے طائفونکا دقائق حقائق پر مطلع ہونا اور اونکا
سعادۃ تامہ حقیقیہ کو حاصل کرنا دار دنیا مین چند امرون پر موقوف ہی —
اوّل یہ کہ چاہیے کہ امتون او قبیلون کی عقلونکی لوح خرافات کی کدورتون اور وہمی
باطل عقیدون کے زنگ سے پاک ہو کیونکہ خرافاتی عقیدہ ایک کثیف حجاب ہی جو ہمیشہ
اوس عقیدہ والے اور حقیقۃ و واقع کے مابین حائل ہوا کرتا اور اوسکو نفس الامر کے
کہولنے سے باز رکہتا ہے بلکہ جب کوئی خرافات بات قبول کرے تو اوسکی عقل کو
وقوف حاصل ہوا اور فکری حرکات سے انکار کیا پس بعد اسکے مثل کامل شخص کرکے
جمیع خرافات اور اوہام کو قبول کریگا اور یہ اسباب کا موجب ہوتا ہی کہ آدمی بہیجے کمالات سے
دور جا پڑے اور حقائق اکوان اوسپر پوشیدہ رہین بلکہ اسکا سبب ہوگا کہ اپنی ساری عمر
اوہام و حشت و دہشت خوف اور بیم مین گذارے - طیور کی حرکۃ اور بہائم کی جنبش سی لرزجاوے
ہوا کے چلنے اور رعد کے آواز اور بجلی کی کوند سے مضطرب ہو اور تطیرات اور تشامات کے
واسطے سے اپنے اکثر اسباب سعادۃ سے بازرہی اور ہر حیلہ باز مکار اور دجال کی اطاعت
کرے کون سی شقاوۃ کونسی بدبختی اور کون سا سو عیش اس طرحکی زندگی سے بدتر ہوگا - دین
اسلام کا اوّل رکن یہ ہے کہ عقلونکو توحید اور تنزیہ کے صیقل سے خرافات کے زنگ
اوہام کی کدورت اور وہمیات کی آلائش سے پاک کرے اور پہلی تعلیم اوسکی یہ ہے کہ انسانکو نہ
چاہیے کہ کسی دوسرے انسان کو یا علوی سفلی جمادات مین سے کسی کو خالق متصرف قاہر
معطی (داتا) مانع محرّ مذل شافی اور ہلاک جانے - یا یہ کہ یون اعتقاد کرے کہ مبدء
اوّل بشری لباس مین اصلاح یا فساد کیواسطے ظاہر ہوا ہی یا ظہور کریگا یا یہ کہ وہ ذات
منزہ بعض مصلحتون کے سبب انسانی کسوۃ مین بشری آلام و اسقام کا متحمل ہوا ہے اور
ماسوی ان کے ان خرافاتون مین سے کہ ہر ایک بالانفرادہ گمراہی عقل کیلیے کافی ہی
(اختیار کرے) ادیان موجودہ مین سے اکثر ان اوہام اور خرافات سے خالی نہین ہین - دیکھو

اوہام اور خرافات سے خالی نہین - دیکھو دین نصرانی دین برہما اور دین زردشت کو
دوسرے لئے اور ان کے نفوس چاہیے کہ نہایۃ شرافۃ کے ساتھ متصف ہون یعنی ہر ایک اُمّۃ
اپنے کو رتبۂ نبوۃ کے سوی کہ وہ ایک رتبۂ الٰہیۃ ہے انسانی افراد کے سارے پایون
اور رتبون کے سزاوار و لائق سمجھے - اور اپنی ذات مین کوئی نقص انحطاط اور عدم
قابلیت تصور نکرے جب خلق کے نفوس اس صفۃ سے متصف ہون ہر ایک ایک
دوسرے سے فضائل کے کشادہ میدان مین مسابقۃ کر کے کمالات کے استحصال
مین مجاراۃ مباراۃ اور ہمسری کے درپے ہوگا - اور عزّ و شرف اور دنیا کے عالی
رتبون کے جمع کرنے مین کوتاہی نکریگا - اگر بعض نفوس کو ایسا اعتقاد ہو کہ مین
اوروں سے خلقۃً فطرۃً شرافۃ مین کمتر ہون - اور میرا رتبہ سائر نفوس سے پست ہے
البتہ اوسکی ہمۃ مین نقص اوسکی حرکۃ مین فتور اوسکے ادراک مین ضعف حاصل
ہوگا اور ہمیشہ کمالون عالی رتبون دنیوی سعادتون سے محروم رہ کر ایک
چھوٹے سے دائرے مین اوجھل ہو جائیگا - دین اسلام شرافۃ کے دروازے
نفوس کے منہ پر کھول کر ہر نفس کا حق ہر فضیلۃ اور ہر کمال مین اثبات کرتا جنسی اور
صنفی شرافۃ کا امتیاز درمیان سے اٹھا دیتا اور انسانی افراد کی فضیلۃ کو فقط عقلی
اور نفسی کمال پر قرار دیتا ہے کمتر دین ایسا پایا جاتا جسمین یہ فضیلۃ یعزّیۃ ہو -
ملاحظہ کرو کسطرح برہما کے دین نے انسانونکو چار قسم پر منقسم کیا ایک برہمن دوسرے چھتری تیسرے
ویس چوتھی شودر شرافۃ کا اول درجہ فطرۃً برہمن کیلیے قرار دیا بعد ازان چھتری
کیلیے قسم چہارم کو تمام انسانی فرقون مین سب سے زیادہ پست شمار کیا اور یہ ایک اعظم
اسباب مین سے شمار کیا جاتا ہے انکے اختیار کرنے والونکی عدم ترقی کے علوم معارف
اور صنائع مین جیسا کہ سزاوار ہے اور چاہیے اور حالیکہ اقدم امم ہین اور عیسویون کے
موافق انجیل کے شرافۃ کو جنس بنی اسرائیل کیلیے ثابت کرتا اور جنس سے جو سچے اور
بیٹے نام سے ذکر کرتا ہے اس دین کے پیروون نے اگرچہ اس حکم سی سرپھیر کر جنسیۃ کی امتیاز
کو اٹھا تو دیا لیکن پھر بھی پادریون کی صنف کو اسقدر شرافت دے رکھی ہے کہ سائر نفوس کی

خستہ کا موجب ہے کیونکہ قبول ایمان اور غفران ذنوب کو اون ہی کے تحت قدرۃ قرار دیا
اور لکھا کہ اونکے نفوس کو اگرچہ کمال کے اعلی درجے پر پہونچ گئے ہون یہ قدرۃ نہین کہ اپنے
گناہ درگاہ الہی مین عرض کرکے مغفرۃ طلب کرین۔ بلکہ چاہیے یہ امر پادریون کیواسطے
اونکے ذریعے سے صورۃ پذیر ہو۔ اور اسی طرح یہ بھی لکھا کہ ایمان کا قبول کرنا خداوند تعالی
کے نزدیک پادریون کے قبول کرنے پر موقوف ہے یہ حکم جو نفوس کو خستہ بخشتا ہے
انجیل سے اخذ کیا۔ کیونکہ اوسمین لکھا ہے (جو کچھہ کہ تم زمین مین کھولو آسمانون مین کھل جاتا
اور جو کچھہ کہ تم زمین مین بند کرو آسمانون مین بھی بند ہو جاتا ہے) جب تک کہ یہ خستہ بخش عقیدہ
بلاد فرنگ کی نصرانی امتہ کے نفوس مین متمکن و پایدار رہا کسی طرح ترقیان اوس امتہ
کو حاصل نہین (لیتن) رئیس پروٹسٹنٹ جسنے اس حکم کو انجیل کے برخلاف اوٹھا دیا اوس نے
مسلمانون کی اقتدا کی ہے۔ تیسرے یہ کہ چاہیے ہر امتہ کے افراد اپنے عقائد
کو عقلون کی توجہ کا پہلا نقشہ ہے استوار برہانون اور محکم دلیلون پر قائم کرین۔
ظنون کی پیروی سے عقائد مین دوری قبول کرتے رہین اور اپنے آبا و اجداد کی
مجرد تقلید پر قانع نہون کیونکہ اگر انسان حجۃ و دلیل کے بغیر کسی امر پر اعتقاد
کرے ظنون کے اتباع کو اپنا پیشہ کرے۔ اور آبا کی تقلید پر خوش ہو اوسکی عقل لامحالہ
فکری حرکات سے باز رہیگی اور تھوڑا تھوڑا کرکے بلادۃ و غباوۃ اوسپر غلبہ کرتی جائیگی
یہانتک کہ اوس کی عقل بالکل بیکار ہو جاتی۔ خیر و شر کے ادراک سے عاجز رہی۔
اور شقاوت و بدبختی ہر طرح سے اوسکو گھیر لے تعجب کرو (گیزو) وزیر فرانس جسنے
تاریخ (سیولیزیشن) یعنی مدنیۃ امم افرنجیہ لکھی ہے کہتا ہے کہ اعظم اسباب تمدن یورپ مین سے
ایک یہ تھا کہ ایک طائفے نے ظہور کرکے یون کہا کہ اگرچہ ہمارا دین دین عیسوی ہے
لیکن ہمین یہ حق پہونچتا ہے کہ اپنے اصول عقائد کے براہین کے جویا ہون۔ پادریون
کی جماعت اجازۃ نہ دیتی اور کہتی کہ دین کا مبنی تقلید پر ہے جب اوس طائفے نے قوۃ پکڑی
اور حس کے انکار پھیل گئے عقلین بلادۃ و غباوۃ کی حالت سے نکلکر حرکۃ و جولان مین
آئین اور اسباب مدنیۃ کے حاصل کرنیمین کوشش کرنے لگین۔ دین اسلام وہ

یگانہ دین ہی اعتقاد بلادلیل اور اتباع ظنون کی مذمت کرتا۔ کوری اور بے بصری اور بینائی کی
راہ سے پیروی کرنیکی سرزنش فرماتا۔ امور مین برہان کا طلب کرنا دین دارونکو بتاتا۔ جا بجا
جگہ عقل کیطرف خطاب کرتا جمیع سعادات کو عقل و بینش کا نتیجہ شمار کرتا ضلالت کو بیعقلی اور
عدم بصیرت کے ساتھ نسبت دیتا ہر ایک اصول عقائد کیلیے بطور برکہ عموم کو سودمند
حجۃ قائم کرتا۔ بلکہ اکثر احکام کو اون کے علم اور فوائد کے ساتھ ذکر کرتا ہے (قرآن شریف
کیطرف رجوع ہو کوئی دین ایسا نہیں ہے کہ اوسمین یہ فضیلۃ ہو۔ مین ایسا گمان کرتا ہون کہ
غیر مسلمین بہی اس فضیلۃ و مزیۃ کا اقرار کرینگے۔ مخفی نرہے کہ اصل دیانۃ عیسویہ عقیدۂ
تثلیث سے جمیع نصاری اسبات کے معترف ہین کہ اوسکا عقل سے سمجہنا ممکن نہین۔
(عقل سے درگزرنا چاہیے تاکہ اوسکو سمجہین) اصول دیانۃ یہہ ہا اور یہ تو ہر شخص پر
ظاہر ہے کہ اکثر اوسکا عقل صحیح کے مخالف ہی خواہ اوس دین والے اس امر کا اعتراف کرین
یا نہ کرین چوتھے یہ کہ چاہیے ہر امت مین ایک جماعۃ علی الدوام سب لوگونکی تعلیم مین
مشغول رہے اور انکی عقلونکی آرایش مین معارف حقہ کے ساتھ کوتاہی نہ کرے۔ سعادۃ
کی راہون کے سکہانے مین تقصیر نفرمای۔ دوسر گروہ نفوس کی تقویم و تعدیل مین
کوشش کرے اوصاف فاضلہ کو بیان اور اون کے فوائد کی شرح اخلاق رذیلہ کی
توضیح اور اونکی برائیون اور ضررون کی تبیین کرے اور امر معروف اور نہی منکر سے غافل
نرہے کیونکہ بالبداہتہ انسان کی ساری معلومات مکتسب ہین۔ اگر اوسکا کوئی معلم نہ ہو
اپنی عقل سے بہرہ اور فائدہ حاصل نکرسکیگا اور حیوانون کے مثل اس عالم مین زندگی
کرتا رہیگا اور سعادۃ دارین سے محروم رہکر اس دنیا سے چل بسے گا۔ پس معلم واجب ٹھہرا۔ نفس
کی شہوتون اور خواہشون کی کوئی حد کوئی اندازہ نہین اگر اون شہوتونکا کوئی
معدل اور مقوم نہو لا محالہ وہ خواہشین اور شہوتین تعدیات و اجحافات کی مستلزم
ہونگی۔ اون خواہشون والا دوسرونکی راحت و امنیت کو سلب کریگا۔ بلکہ اپنے کو بہی اپنی شہوتون
کی آگ مین جلاکر نہایت بدبختی کی حالت مین دار الشقا کو سدہارے گا پس امر معروف نہی منکر
اور معدل اخلاق لازم ٹھہرا۔ اور دین اسلام کے اعظم فروض و واجبات بہی دو امر ہین

قرآن کیطرف رجوع ہوا اور تمام ادیان مین اسقدر اہتمام ان دو امور کیلیے نہین ہوا
چونکہ دین اسلام کے ارکان بہت ہین اور ہر ایک کے مدنیۃ مین فائدے کا بیان اور اوسمین
ہر ایک کے سبب فاضلہ تامۃ ہونیکی شرح موجب اس امر کا ہے کہ مین کلام سے خارج ہو جاؤن۔
لہذا مین نے اپنے اوپر واجب جانا کہ ایک رسالہ بالانفراد اس امر مین وضع کرون اور اوسمین
بیان کرون کہ وہ مدنیۃ فاضلہ کہ جسکی آرزو مین حکمانے جانین گنوادین ہرگز انسانکو حاصل نہوگا
مگر دین اسلام کے ذریعہ اگر کوئی کہے کہ جب دین اسلام ایسا ہی تو پہر مسلمان اس غمگین حالۃ
مین کیون ہین تو مین جواب دیتا ہون کہ جب مسلمان تھے جیسے کہ تہے عالم ہین اور اونکے فضل پر شہادۃ
دیتا ہے لیکن اب اس قول شریف پر اکتفا کرونگا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم
یہی ہے وہ مجمل جسے مین چاہتا تہا کہ نیچری طریقے کے مضار و مفاسد متعلقہ مدنیۃ وہیاۃ اجتماعیہ
اور منافع ادیان سے بابت بیان کرون والسلام + راقم جمال الدین حسینی
قطعہ نوازش نامہ تلطف شمامہ مع اردو ترجمہ رد نیچری عنایتی عالیجناب فضیلت مآب مجمع العلوم
منبع الفنون فاضل یکتا عالم بے ہمتا نور بخش دیدہ بینایان رہنمای طریق نابینایان اعنی
مولٰنا سید جمال الدین حسینی المصری الافغانی زاد اللہ فیوضہم و برکاتہم علی سائر المسلمین
ورود گشتہ۔ زبان این ہیچمدان در بیان ثنا و ستایش ممدوح الیہ گنگ است و اسب
قلم در سیادیہ تحریر کیفیتش لنگ۔ لہذا از ان تخیل ناممکن الحصول درگذشتہ بر ازینکہ حسب
نخلہ لندن کہ بشان ممدوح الیہ شائع کردہ بود بر تقریظہ مولوی عبد الغفور صاحب سابق اڈیٹر
اخبار دار السلطنۃ کلکتہ کہ در ابتدا تحریر فرمودہ اند اکتفا نمودم نامہ عنایتی جناب موصوف را
کہ در بارہ اجازت طبع این نسخہ اردوے رد نیچری بدست خاص خود بنام فقیر رقم فرمودہ اند
بذیل درج میکنم باید کہ احدے از حضرات بلا اجازت فقیر و مہتمم کار نیکے بروف از سرنو
با بہ طبع ثانی این رسالہ نکوشند + فقیر ابو سعید محمد عبد الدین۔ ۵ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۹

اشتہار الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ حقیقت مذہب نیچری مطبع ریپن پریس کلکتہ مین چہپی
بموجب دفعہ ۲۲ قانون بستم سنہ ۱۸۴۷ع اسکی رجسٹری ہوگئی لہذا کوئی صاحب طبع کا قصد نہ کرین
بضرورت ہو خاکسار سے طلب فرماوین + خاکسار محمد وزیر مالک و مہتمم مطبع

اشتہار

یہ کتاب کہ اردو ترجمہ رسالہ حقیقت مذہب نیچری
وبیان حال نیچریان کا ہے مطبع رپن پریس مین چھپی ہے
اس کا حق ترجمہ مترجم والاہمم نے خاکسار کو عطا
کیا ہے بموجب دفعہ ۲۲ قانون بستم سنہ ۱۸۴۷ عیسوی
اسکی رجسٹری بھی ہو گئی لہذا کوئی صاحب
بغیر اجازۃ خاکسار کے قصد طبع نفرمائین اور بعوض
نفع نقصان نہ اٹھائین جسقدر ضرورت ہوے
خاکسار سے طلب فرمائین ✤ خاکسار ✤

محمد وزیر مہتمم گلدستہ نتیجہ سخن
ومالک مطبع رپن پریس کلکتہ

نمبر ۶ رام پرشاد شاہ لین
کلکتہ ۲۹ ستمبر سنہ [illegible]